امام ابوحنیفہ		امام شافعی		
جائز ہے واستانہ پہننا	نہیں ہے	سفیان ثوری	واستانہ پہننے میں	نہیں جائز ہے
عورت کا۔ المعانی البدیعہ		سعد بن ابی وقاص	عورت کے دو قول	
بحر رائق وغیرہ میں ہے		ناصر زیدیہ	ہیں صحیح تر اول دونوں	ابن عمر عائشہ زیدیہ
واستانوں کو پہننا یعنی		کہتا ہے	قولوں میں یہ ہے	
عورت کو واستانوں کا		قیاس یہی ہے	کہ نہیں جائز ہے	
پہننا بھی جائز ہے			عورت کو واستانہ	
اور بدایع میں ہے اسلئے			پہننا حالت احرام میں	
عورت کو واستانے			دوسرا قول یہ ہے	جائز ہے سفیان ثوری
پہننا جائز ہے کہ واستانے			کہ جائز ہے۔	سعد بن ابی وقاص
پہننے میں نہیں ہے			المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ
مگر چھپانا دونوں کا				
اور عورت کو چھپانا				
دونوں ہاتھوں کا منع				
نہیں ہے اور آنحضرت نے				

امام ابو حنیفہ		امام مالک	
متفق بقول امام شافعی	نہیں جائز ہے	متفق بقول اہل شافعی	نہیں جائز ہے

جو منع کیا ہے عورت کو دستانہ پہننے سے سو وہ نہی
ندب کی ہوئی کیا ہے ہم نے اوس نہی کو نہی ندب پر واسطے جمع
کے درمیان اولہ کے ایسا ہی ہے شرح الباب میں۔ رد المحتار
روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھوں نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو
بیچ احرام اون کے کہ پہنے دستانوں کے سے

ابوداؤد

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے احرام والی عورت
نہ پہنے دستانے۔

عورت کو خفین یعنے موزے پہننا جائز ہیں۔ قاضی خان۔
عورت کو درست ہے موزوں کا پہننا۔ درمختار
روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ پہنے عورت موزے کو۔ ابوداؤد

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا المغنی والبدایہ عورت کو درست ہے زیور کا پہننا۔ درمختار روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہنے عورت زیور کو۔ ابوداؤد	متفق بامام ابو حنیفہ	متفق بامام ابو حنیفہ	متفق بامام ابو حنیفہ	نزدیک عطا اور مجاہد کے نہیں جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا یہانتک کہ سونے کی انگوٹھی کا اور اسی کا قائل ہے زید بن علی ہادی المغنی والبدایہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
نقاب ڈالنا مکروہ ہے لیکن ڈال لینا ایک ایسی چیز کا کہ چہرہ سے نہ لگے جائز ہے ملا یہ صاحب نہایہ کی تصریح واسطے چھپانے کے اباحت ہے	نہیں مکروہ ہے عورت کو طواف کرنا اوسحالتمیں کہ نقاب ڈالے ہو۔ اور کیا ہے اس کو حضرت عائشہ نے	نزدیک طاؤس اور جابر کے مکروہ ہے اسطرح پر طواف کرنا عورت کا
بحر الرائق میں غایۃ البیان سے منقول ہے کہ عورت نہ چھپائے چہرہ کو بالاجماع یعنی نہ چھپائے چہرہ کو مگر اجانب سے ساتھ لگائے کسی چیز کے کہ دور رہے چہرہ سے نہ لگے چہرہ کو۔ اور شرح ہدایہ ابن کمال میں ہے کہ جائز ہے عورت کو چھپانا چہرہ کا ساتھ چادر اور اوڑھنے کے اور منع ہے اوسکو	المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

چھپانا چہرہ کا جداچیز سے کہ بقدر چہرہ کے ہو مانند نقاب اور برقع کے
شامی نے رد المحتار مین لکھا کہ یہ بحث عجیب ہے یا نقل غریب ہے
مخالف اوس کے - جو سنا تو نے اجماع سے اور مخالف اوسکی ہے
جو بحر وغیرہ مین ہے - کہا شامی نے پھر دیکھا مینے سخط بعضے علما کے
شرح ہدایہ ابن کمال کے حاشیہ پر کہ متفرد ہے ساتھ اسکے ابن کمال
اور محفوظ ہمارے علما سے خلاف اسکا ہے اور وہ واجب ہونا ستر
مباشرت شہوت کے ہے چہرہ سے - کہا شامی نے پھر دیکھا مینے مانند اوس کے
منقول سنک قطبی سے - در مختار مین ہے - لیکن عورت کہولے لینے
چہرہ کو نہ سر کو اور اگر ڈال لے کچھ چہرہ پر اور وہ دور رہے چہرہ سے تو
جائز ہے بلکہ مندوب ہے - اور بحر رائق مین ہے کہ مراد چہرہ کہولینے سے
نہ لگنا کسی چیز کا ہے چہرہ سے پس اسی لئے مکروہ ہے عورت کو پہننا برقع
کا اس لئے کہ وہ لگ جاتا ہے چہرہ سے ایسا ہی ہے مبسوط مین -
فتح القدیر مین ہے کہ یہ دال لینا مستحب ہے - اور نہایہ مین وجوب اس کا
مصرح ہے اور محیط مین ہے کہ مسئلہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عورت منع
کی گئی ہے ظاہر کرنے چہرہ سے اجانب کے لئے اور اسکی مانند ہے ظاہر

اور توفیق دی ہے بحر الرائق مین درمیان استحباب اور وجوب کے
حاصل اوسکا یہ ہے کہ محل استحباب کا وقت نہونے اجانب کے ہے
اور وقت پائے جانے اجانب کے پس اظہار تنی ڈالنا واجب ہے عورت کو
جبکہ ممکن ہو اور وقت عدم امکان کے اجانب پر واجب ہے غض بصر
یعنی بند کرنا آنکھہ کا پھر استدراک کیا صاحب بحر نے اسپر اسطرح کہ نووی نے
نقل کیا ہے کہ علما نے کہا نہین واجب ہے عورت پر چھپانا چہرہ کا یعنے
راہ مین بلکہ واجب ہے مرد پر غض بصر اور ظاہر استدراک صاحب
بحر نقل اجماع ہے اور اعتراض کیا ہے صاحب نہر الفائق نے اسطرح کہ
مراد نووی کی علما سے مذہب شافعی ہے۔ کہتا ہون مین کہ موید اسکی تصریح
ہمارے علما کی ہے ساتھہ وجوب اور نہی کے۔ کہا شامی نے بطور تنبیہ کے
رد المحتار مین کہ جانا تو نے اوس سے جو مقرر ہوا نہ صحیح ہونا اوسکا جو شرح
ہدایہ ابن کمال مین ہے کہ عورت منع نہین کی گئی ہے چہرہ کو چھپانے سے
مطلقاً مگر ساتھہ جدا چیز کے بقدر چہرہ کے مانند نقاب اور برقع کے۔
روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ بنا اونہون نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے عورتون کو بیچ احرام اون کے کہ ڈالنے

نقاب کے نسے ابوداؤد روایت ہے عبداللہ بن عمر سے بخاری میں
نقاب والی عورت۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہم پر یعنی ہم عورتیں
اور ہوتیں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے
اور بسبب احرام کے منہ کھلی ہوتی پس جس وقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے
آگے سے ڈالتی ایک ساری چادر اپنی سر پر سے اوپر منہ اپنے کے
یعنی اس طرح کہ منہ کو نہ لگتی پس جس وقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہم
کھولدیتیں ہم منہ اپنا۔ نقل کی یہ ابوداؤد سے مظاہر الحق میں۔

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
آواز سے لبیک نہ کہے بلکہ اپنے آپ کو سناوے واسطے دفعہ فتنہ کے۔ ردالمحتار	مکروہ ہے عورت کو بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے مین۔ المغانی السبعہ	نزدیک میمونہ کے بلند کرے آواز عورت لبیک کہنے مین۔ المغانی السبعہ
عورتونکو حیض مین منع نہین ہے کوئی عمل اعمال حج مین سے سوائے طواف کے۔ درمختار		
ابن عباس سے روایت ہے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نفاس والی عورت اور حیض والی جب آویں میقات پر غسل کرین اور احرام باندہین اور ادا کرین کل مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے۔ روایت کیا اسکو ابوداود اور ترمذی نے		

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بن عمیس نفاس مین ہوئین ساتھ پیدا ہوئے محمد بن ابی بکر کے بیچ شجرہ کے پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو کہ حکم کرین اونہین اسماء کو کہ غسل کرین اور احرام باندہین روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود نے۔

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ جنی وہ محمد بن ابی بکر کو بیداء مین اور مانند حدیث پہلی کے ذکر کیا ہے۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

اور روایت مالک مین ہے کہ ذوالحلیفہ مین جنی پس حکم کیا اونکو ابو بکر نے کہ غسل کرین پہر احرام باندہین اور زیادہ کیا نسائی نے دوسری روایت مین کہ پہر احرام باندہین ساتھ حج کے اور کرین جو کرتے ہین لوگ مگر یہ کہ نہ طواف کرین خانہ کعبہ کا اور یہ حجۃ الوداع مین تہا۔

دوسری روایت نسائی مین ہے کہ بہیجا اسماء نے طرف رسول اللہ علیہ وسلم کے کسیکو کہ کیا کرون مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کرلے تو اور گدی کپڑے کی باندہ لے پہر احرام باندہ تو۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے بیچ حق عورت حائضہ کے جو کہ احرام باندہے ہے حج کا یا عمرہ کا کہ احرام باندہے حج کا

یا عمرہ کا جب ارادہ کرے لیکن نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ جاوے
صفا اور مروا کو اور حاضر ہو سب مناسک میں ساتھ لوگوں کے اور
نہ قریب ہو مسجد کے یہاں تک کہ پاک ہووے روایت کیا اسکو مالک نے
عورت رمل نہ کرے یعنی شتاب چلنا جھوٹے جھوٹے قدموں سے
دونوں مونڈھے ہلا کر۔ درمختار

مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جسمی و چالاکی کے ہے۔ اور عورت
واسطے مردوں کے ہے اور اسلیئے رمل مخل ہے ستر میں۔ رد المحتار

عورت اضطباع نہ کرے اضطباع اوسکو کہتے ہیں کہ چادر دائیں بغل کے
نیچے سے نکالکر بائیں کاندھے پر ڈالدیتے ہیں۔ اور بھی اضطباع
اسلیئے نہ کرے کہ یہ سنت رمل کی ہے۔ رد المحتار

عورت سعی نہ کرے درمیان میلین کے۔ درمختار

سعی یعنی تیز چلنا مخل ہے ستر میں۔ رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	امام احمد حنبل	دیگر علما
چڑھنا وقت ازدحام کے نہ چاہئے صفا پر ردالمحتار عورت نہ نماز پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے وقت ازدحام مرد کے ردالمحتار عورت استلام حجر اسود کا نہ کرے ازدحام میں اس لئے کہ عورت منع کی گئی ہے مرد کے بدن سے بدن ملانے سے	مستحب ہے مرد کو چڑھنا صفا و مروا کا اور نہیں مستحب ہے عورت کو المعانی البدیعہ	ابو عبداللہ الداعی مدینہ ابو طالب ہادی		
وجوب طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہے جانا ہے اور رہنا نہیں لازم آتا ہے المعانی البدیعہ	جائز ہے عورت حیض والی کے جانا بغیر طواف وداع کے مرد کی جانبین کو بند ہونے سے عورت حیض والی کے جبکہ طواف افاضہ اوسنے نہ کیا ہو اور کہا جاوے اوسکو کہ اوسنے تو حج اپنے مانند ادا کئے المعانی البدیعہ	مرد کے حائض ہونے سے	مفتی ہمارا امام ابو حنیفہ	نزدیک عمر بن عمر اور زید بن ثابت کے لازم ہے یہاں تک کہ پاک ہو جاوے پھر طواف وداع کرے

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔ درالمختار۔ ردالمحتار
روایت ہے ابن عباس سے موقوف کیا گیا ہے طواف وداع
عورت حائضہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ
رات روز نفر کی میں پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے کو مگر کہ
روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو اس لئے کہ میں حایضہ
ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے
اللہ اوسکو اور رحمی کرے کیا طواف کیا دن نحر کے یعنی طواف الزیارت کیا
کہا کہ ہاں پس نکل چل۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
عورت حایضہ پر تاخیر کرنے طواف سے کچھ لازم نہیں آتا جبکہ
نہ طاہر ہو۔ کچھ نہیں لازم آتا
مگر بعد ایام نحر کے اور اگر طاہر ہوا ایام نحر میں اوسوقت کہ قدرت تھی ہو
اکثر طواف کی تو لازم آئیگا اوسپر دم تاخیر طواف سے ای صحیح ہے لازم ہے دم
لباب میں۔ درمختار
عورت جب حیض سے پاک ہوا ایام نحر اور اونکی راتوں میں۔

اور قادر تھی چار پہر و نہر اور طواف نہ کیا ایام نحر اور اونکے اتون
مین لازم آئے گا اوسپر دم۔ درمختار دم لازم ہے

اور جو نہ قادر تھی چار پہر و نہر تو دم لازم نہ آئے گا۔ درمختار
قادر تھی چار پہر و نہر یعنی باقی تہا تیسرے دن ایام نحر مین سے
غروب آفتاب تک اوسقدر دن کہ وسعت رکہتا ہو طواف کی چار
پہر ونکا۔ اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے ساتھہ اسقدر دن کے
باقی ہونا اسقدر دن کا کہ وسعت رکھتا ہو اوتارنے کپڑون اور
غسل کا ایسا ہی ذکر کیا ہے حموی نے اور بہ قیاس بحث حموی کے
سزاوار ہی شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا بھی۔ اگر ہو عورت اپنے
گہر مین ایسا ہی کہا ہے طحطاوی نے۔ شامی کہتا ہے کہ مین
کہتا ہون کہ شرط ہونے زمانہ قطع مسافت کی تصریح ہے شرح لباب
مین اور یہہ سب مفہوم ہے قول بحر رایق سے کہ منقول ہے محیط سے
کہ جب عورت حایضہ پاک ہو حیض سے آخر ایام نحر مین پس اگر ممکن
ہوا وسے طواف قبل غروب آفتاب کے اور نکرے تو لازم آئیگا
اوسپر دم بسبب تاخیر طواف کے اور اگر ممکن ہوا وسے چار پہر سے

طواف کے پس نہین لازم آتا ہی اور سبر کہہ آخر ہوا کلام بحر کا محیط سے
اور مفہوم اسکے سے ہے کہ امکان طواف کا ہوگا مگر بعد غسل کرنے اور قطع مسافت
کے اور یہی بحر رائق مین ہے۔ اور اگر حایض ہوئی ہو عورت بعد قادر
ہونے کے چار پہیر و نیز پہر نہ طواف کیا ہو یہانتک کہ گذر گیا ہو وقت
لازم آئے گا عورت پر دم اسلئے کہ قصور کرنے والی ہے بسبب تقصیر کے
بعد قادر ہونے کے چار پہیر و نیز اور زیادہ کہا ہے لباب مین کہ قول فقہا
مین جو ہے کہ نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھ بسبب تاخیر طواف کے مقید ہی
ساتھ اوس صورت کے کہ حایضہ نہوئی ہو اوسوقت مین کہ نہ قادر ہوا کثر
طواف پر یا حایضہ ہوئی ہو ایام نحر مین اور نہ پاک ہوئی ہو مگر بعد گذر جانے
ایام نحر کے لیکن ایجاب دم کا اوس صورت مین کہ حایضہ ہوئی ہو وقت طواف
مین بعد قدرت رکھنے کے طواف پر مشکل ہے اسلئے کہ نہین لازم ہے عورت
کرنا طواف کا اول وقت مین ہان ظاہر ہوتا ہی یہ اوس صورت مین کہ جانتا ہو
اوسنے حایضہ ہونا اپنا بہر تاخیر کی ہو طواف مین ۔ تنبیہ ۔ نقل کیا ہے
بعض محشیون نے منسک ابن امیر حاج سے اگر قصد کیا ہو قافلہ والون نے
لوٹنے کا اور نہ پاک ہوئی ہو عورت حیض سے پس استفتا کرے کہ طواف کرے یا نہین

کہا فقہا نے کہ کہا جاوے اوس سے کہ نہین حلال ہے اوسکو داخل ہونا
مسجد کا اور اگر داخل ہو تو اور طواف کرے تو تو گنہگار ہو گی تو اور صحیح ہو جاویگا
طواف تیرا اور لازم آئے گا تجہیز فدیہ بدنہ کا اور یہ مسئلہ کثیرۃ الوقوع ہے
متحیرہ ہوتے ہین اسمین عورتین ۔ رد المحتار

مسئلہ متحیرہ

جو عورت کہ بہول جاوے عادت اپنی جو حیض مین ہوا اور اوسکو متحیرہ کہتے ہین
اوسکو چاہیے کہ طواف رکن اور طواف صدر کرے اور طواف قدوم کو ترک
کرے لیکن طواف رکن کا بعد گذر جانے دس دن کے اعادہ کرے
اور طواف صدر کا اعادہ نکرے ایسا ہی درمختار اور رد المحتار مین ۔

عورت حلق نکرے بلکہ بال کترائے چوتہائی اپنے بالون مین سے

درمختار

عورت سر نہ منڈائے اسلئے کہ سر مونڈنا عورت کے حق مین مثلہ ہے
مانند داڑہی مونڈانے کے حقمین مرد کے ۔ ایسا ہی بحر رائق مین ۔

رد المحتار

عورت چوتہائی بالونکو کترائے مانند مرد کے اور کل بالونکا کترانا افضل ہے

ایسا ہی کہا ہے قہستانی نے۔ خلاف ہے اسمیں بعض کا کہ بعض نے کہا ہے کہ نہیں مقدار ہے ربع کا عورت کے حق میں بخلاف مرد کے یہہ بحرالرائق مین ہے۔ ردالمحتار

بحرالرائق مین ہے کہ مراد ساتھ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت ربع سر کے بالونکی سری سے مقدار ایک پورا انگشت کے کترواوے ایسا ہی ذکر کیا ہے زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک پورا انگشت کے۔ ایسا ہی مصرح ہے محیط مین اور بدائع مین ہے کہا ہے فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پور پر یہانتک کہ پورا ہو جاوے قدر پور انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سر کے بالونکے برابر نہین ہوتے مین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنے مناسک مین کہ یہی حسن ہے اور شرنبلالیہ مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے چوتہائی سر کے بالون مین سے ہے بر طریق لزوم کے اور کل سر کے بالون مین سے بر طریق اولویت کے۔ ردالمحتار

پور انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے۔ تہذیب اللغات۔ نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمرو شہبانی و سجستانی اور

حرمی سنے کہا ہے ہر اصبع کے لئے تین انملہ ہیں۔

روایت ہے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہ کہا دونوں نے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مونڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عورتوں پر سر مونڈانا سوائے اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کترانا۔ نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے۔

جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے اونکا بیان

اور نہیں ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل کرنے سے اور سایہ لینے سے ساتھ خیمہ اور محمل کے کہ سر کو یا منہ کو نہ لگتی ہوں اور اگر سر یا منہ کو لگتے ہونگے مکروہ ہوگا اوس سے سایہ لینا اور نہیں ضرور ہے بچنا باندھنے ہمیان سے کمر میں اور پٹکے سے اور تلوار اور ہتھیار رکھنے اور استعمال انگوٹھی سے اور سرمہ سے کہ اوس میں خوشبو نہ پڑی ہو اور ختنہ کرنے اور فصد کھلانے اور پچھنے لگوانے اور دانت اوکھڑوانے اور ملوانے تیل بدن کو اور کھجانے سے سر اور

بدن سے اور اگر ایسا سرمہ لگائی جسمین خوشبو پڑی ہو ایک بار یا دو
تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ - اور اگر بہت بار زاید دو بار سے لگائے تو لازم
آئے گا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراجیہ مین اور کہا نا سر اور بدن کا
بہ آہستگی چاہیئے اگر خوف ہو گرنے بال یا جون کا پس تحقیق ایک بال
مین تو ایک یا ایک جون مین کچھ صدقہ دے اور تین مین یعنی تین بال
یا جون مین ایک کف طعام سے - درمختار

طحطاوی نے لکھا ہے بیچ معنی خیمہ کے ہے حمر ایا کپڑا جو بلند کیا گیا ہو
لکڑی پر اسطرح کہ سایہ لینا اوسے ممکن ہو جیسا کہ حموی نے کہا ہے اور
مراد استتار سے چھپانا ہے اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ استتار کیا
آنحضرت نے گرمی سے یہانتک کہ رمی کی جمرۂ عقبہ کے جیسا کہ نحر الفائق
مین ہے اور تھی حضرت عمر کہ ڈالتے درخت پر کپڑا اور سایہ لیتے تھے اوسکے
اور کھڑا کیا گیا حضرت عثمان کے لیئے خیمہ ایسا ہی ہے شرح مجمع مین -
اور مراد سلاح سے وہ ہتھیار ہین کہ جن سے مقابلہ کیا جاتا ہے پس
ڈرہ اونمین داخل نہین ہے - اسلیئے کہ پہنی جاتی ہے - ایسا ہی ہے
رد المحتار مین ـــــ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک	دیگر علما
نہیں مکروہ ہے محرم کو پہننا منطقہ اور ہمیانے کا حالت احرام میں المعانی البدیعہ	متفق بامام ابو حنیفہ		نقل کیا ہے اصحاب شافعیہ نے مالک سے یہ کہ نہیں جائز ہے اور نقل کیا اصحاب مالک نے کہ جائز ہے پھر۔ المعانی البدیعہ	نزدیک ابن عمر اور نافع کے مکروہ ہے پھر المعانی البدیعہ
	نہیں مکروہ ہے محرم کو باندھنا تلوار کا المعانی البدیعہ			نزدیک حسن کے باندھنا تلوار کا مکروہ ہے۔ المعانی البدیعہ
جائز ہے محرم کو استظلال یعنی سایہ لینا محمل میں اور ترک سوائے ہوتے۔ المعانی البدیعہ	اکثر علما متفق بامام ابو حنیفہ	ایک روایت میں دو روایتوں میں سے جائز ہے اوسکو یہ اور ترک۔ اور نہیں جائز ہے اوسکو سوار ہونے اور اگر کیا ایسا لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا المعانی البدیعہ	متفق بامام احمد حنبل المعانی البدیعہ	نزدیک امامیہ کے نہیں جائز ہے محرم کو سایہ لے اسکے محمل میں ہوتے اگر نہ ضرورت پھر اگر کیا پس اوسپر دم دینا لازم ہے

امام ابو حنیفہ	امام مالک
امرد پر سینہ کرے باندھنا ہمیان کا کمر میں اور سینکے کا اور تلوار کا سینے پر ستلے کا اور ہتھیار رکھنا ۔	اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا ہمیانی کا جبکہ ہو اوسمیں خرچ غیر کا ۔
درمختار	سراج وہاج
اور نہیں داخل ہے اس میں وہ جو پہنا جاتا ہے ۔ ردالمحتار	
اور نہیں مضائقہ ہے باندھنے ہمیانی یا پٹکے میں برابر ہے کہ ہمیانی میں خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندھنا پٹکے کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ سوتی کپڑے کے ایسا ہی ہے بدایع اور سراج وہاج میں ۔	

متعلق تحلل اول کے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
مباح ہوتی ہیں	جب متحلل ہو ساتھ	متفق	نزدیک امامیہ کے جب طواف زیارت
اوسکو جمیع محظورات	تحلل اول کے	بامام	کر چکا تحلل اول ہر شے سے کہ تھی احرام سے
مگر خاص جماع فرج	نہ مباح ہوگا وطی	ابو حنیفہ	حرام مگر عورتین پس نہین جائز ہی وطی
مین ظاہر کلام امام کا	کرنا اوسکو فرج		اوسکی مگر ساتھ اوسکے طواف کے پھر جب طواف
منع ہے وطی	مین بقول واحد		کرے حلال ہو جاتین
اور دواعی وطی	اور بیچ دواعی		عورتین بھی اور اوس طواف اور کو
سے	وطی اور عقد نکاح		طواف استثنا کہتے ہین ۔
المعانی البدیعہ	اور شکار کرنا اور		نزدیک زید کے متمتع جب ذبح
	خوشبو لگانے مین		کرے اور حلق کر چکے حلال
	دو قول ہین اور		ہو جاتے ہین اوسکو ہر شے مگر عقد نکاح
	ماورا اس سے		اور وطی عورت سے ۔
	مباح بالاتفاق		نزدیک یحیی کے زید سے نہین
	المعانی البدیعہ		حلال ہوتے ہر اوسکو وطی
			المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد
جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ المعانی البدیعہ	جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ۔ المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ	متفق با امام مالک
جب وطی کی ہو پہلے طواف کرلینے سے جاپہیرے فاسد ہوگا عمرہ اوس کا اور لازم آئے گی اوسپر قضا اور بکری اور اگر طواف کرلیا ہوگا جاپہیرے نہ فاسد ہوگا عمرہ اوسکا۔ اور لازم آئیگی اوسپر بکری۔ المعانی البدیعہ	جب وطی کی عمرہ میں پہلے احرام سے نکلنے کے فاسد ہوا عمرہ اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا اور بدنہ۔ المعانی البدیعہ		لازم ہے اوسپر قضا اور بکری

امام مالک		دیگر علما
ایک روایت مین فاسد ہوگا ما مضی اور نہ فاسد ہوگا مابقی اور لازم ہے احرام ساتھ عمرہ کے یہانتک کہ لاوے طواف احرام صحیح ہین اور لازم ہے اوسپر ہدی مگر تحقیق اسحاق ہین روایت کیا گیا ہے اوسسے کہ تحقیق کرے اوسنے کہا ہو کہ اوسپر دم ہے۔ المعان البدیعہ	علامہ ربیعہ اسحاق۔ اکثر علما۔	نزدیک حسن اور ابن عمر کے لازم ہے اوسپر حج سال آیندہ ہین۔ نزدیک زہری اور نخعی اور حماد کے لازم ہے اوسپر ہدی ساتھ حج کے سال آیندہ ہین المعان البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق ساتھ قول اول یعنی بدنہ متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی۔ روایت نادرہ ہی کہ اگر وطی کے ہو بعد رمی کے فاسد ہوگا احرام اوسکا۔ المعافی التابعیہ	نزدیک اہل عراق کے جب وطی کی ہو بعد وقوف عرفہ کے پس فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ۔ نزدیک امامیہ کے اگر وطی کے ہو بعد احرام کے اور پہلے لبیک کہنے کے پس نہیں لازم آتا ہی کچھ اوسپر۔ المعافی التابعیہ

دیگر علما

اور جسنے وطی کی ہو پہلے وقوف سے مشعر حرام مین پس لازم ہے
اوسپر بدنہ اور حج سال آیندہ مین اور جاری ہے نزدیک اوسکے
مجری وطی کے پہلے وقوف عرفہ کے اگر وطی کی بعد وقوف کے پہلے
مشعر حرام کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ
نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے جب کہ وطی کی ہو قبل رمی کے فاسد
ہوگا حج اوسکا اور بعد رمی کے نہ فاسد ہوگا جبکہ جماع کیا ہو پہلے طواف
زیارت کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور یہی اصح ہے - ساتھہ اسکے
قایل ہین زید بن علی - صادق باقر زیدیہ مین سے - المغانی الزیدیہ

کفارات کی تفصیل

امام ابو حنیفہ

جس چیز کے بالاختیار حاصل کرنے سے دم لازم آتا ہی مانند لبس اور حلق
اور تطیب اور قلم اظفار کے جب اوسکو لعبات یا بضرورت کریگا تو
لازم آیگا اوسپر کفارہ جو شاکہ چاہے کفارات مین سے ایسا ہی ہے
شرح طحاوی مین - عالمگیری -
طحاوی

کفارہ

یا نسک ہے یا صدقہ دینا یا روزہ رکھنا پھر اگر اختیار کرے نسک ذبح کرے حرم میں۔ ایسا ہی ہے محیط میں۔ اور اگر ذبح کرے غیر حرم میں نہیں جائز ہوگا ذبح سے مگر جبکہ تصدق کرے اوس کے گوشت کی ساتھ جیہ مسکینوں پر ہر ایک پر اونمیں سے قیمت آدھی صاع گیہوں کی ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں۔

اور اگر اختیار کیا ہو روزے کو تین روزے رکھے جس مکان میں چاہے۔ ایسا ہی ہے محیط میں۔ روزے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے فرق سے ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں۔ اور اگر اختیار کیا ہو صدقہ دینے کو صدقہ دے تین صاع گیہوں کے یا مسکینوں پر ہر مسکین کے لیے آدھا صاع ہو۔ اور افضل تصدق کرنا مکہ کے فقیروں پر ہے اور اگر تصدق کیا غیر فقراء مکہ پر جائز ہے ایسا ہی ہے محیط میں۔ اور جائز ہے تصدق میں تملیک اور اباحۃ طعام قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف پر اور نزدیک محمد کے نہیں جائز ہے اسمیں مگر تملیک ایسا ہی ہے ہدایہ اور ظہیریہ اور شرح طحاوی میں (عالمگیریہ)

متعلق افساد حج بوسہ وغیرہ لینا جسمی منی وغیرہ نکلی ہو

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
		نہین مکروہ ہے محرم کو نظر کرنا طرف عورت کے ایک روایت مین مکروہ ہے	عطا حرا سے عطا بن رباح ایک روایت امیر
جب بوسہ لیا محرم نے عورت کا ساتھ شہوت کے پس منی نکلے یا مذی نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آئیگا اوسپر دم بکری المعان بالدیہ	ناصر زید مین سے	متفق بامام ابوحنیفہ	
		اگر مس کیا ہو شہوت سے اور بوسہ لیا ہو یا جمع کیا ہو ما دون فرج مین اور انزال ہوا ہو اوسے یا نہین تو فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آئیگی اوسپر بکری۔ المعان بالدیہ حد مکرر کرے نظر طرف عورت کے یہانتک کہ منی نکل آئے تو کچھ لازم نہین آتا ہے اوسپر	

امام احمد	امام مالک		دیگر علما

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب وطی کرے پہلے عمرہ کے طواف سے فاسد ہوجائیگا احرام اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا حج اور عمرہ کی۔ اور ایک بکری بسبب فاسد حج کے اور ایک بکری بسبب فاسد عمرہ کے اور ایک بکری واسطے قران کے اگر وطی کی ہو بعد طواف اور سعی کے تو لازم ہے اوسپر بدنہ اور بنا اسکی اس اصل پر ہے کہ قارن مرادف مفرد کے ہے طواف اور سعی میں اور سا سپر ہے کہ مفرد تک کے لازم آتی ہے اوسپر بکری اور اگر نہ فاسد کرے تو لازم آتا ہے اوسپر بدنہ ساتھ وطی کے۔ المعانی البدیعہ	جب وطی کرے قارن پہلے تحلل سے یعنی پہلے احرام سے باہر آنیکے فاسد ہوگا احرام اوسکا اور لازم ہوگی اوسپر قضا حج اور عمرہ کے اور لازم آئیگا اوسپر بدنہ اور نہ ساقط ہوگا اوسے قران۔ قارن جب قضا کرے حج اور عمرہ کے علاوہ نہ ساقط ہوگا اوسسے دم قران کا المعانی البدیعہ

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی	نزدیک ثوری کے جبکہ جماع کیا ہو بعد طواف اور سعی عمرہ کے تو لازم ہے اوسپر یکدمی بسبب اوس کے عمرہ کے اور لازم ہے اوسپر بدنہ واسطے اوسکے حج کے اور قضا سال آیندہ مین
ساقط ہو جائیگا دم قران کا	المعانی البدیعہ

متعلق افساد حج

ابو حنیفہ	امام شافعی	
	جب جماع کیا ہو محرم نے اوس حالتمین کہ نہ جانتا تہا حرمت جماع کو یا بہولکر اسمین دو قول ہین ۔	
	قول قدیم جدید یہ ہے کہ فاسد ہوگا حج اوسکا لازم آئیگا کفارہ	جمہور اکثر علما
	قول جدید یہ ہے کہ نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کفارہ	امامیہ
وطی بہیمہ سے حج فاسد نہین ہوتا ہے اور وطی فی الدبر اور لواطت مین سا تہہ لڑکے کے دو روایت ہین ابو حنیفہ سے ایک روایت مین فاسد ہو جاتا ہے حج اوسکا اور لازم آتا ہے اوسپر بدنہ دوسری روایت مین نہین فاسد ہوتا ہے حج اوسکا اور لازم آتی ہے اوسکے ذمہ مین بکرے	اگر وطی کی عورت کی دبر مین یا لواطت کی لڑکے یا وطی کی ساتہہ بہیمہ کے فاسد ہوگا حج اوسکا ۔ المعانی البدیعہ	امامیہ اکثر علما

المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک		ذکر علما
متفق بقول قدیم قدیم شافعی	متفق بقول قدیم شافعی		
متفق بامام شافعی	متفق بامام ابو حنیفہ		
	لازم آتا ہی حج اوپر سال آیندہ مین واجب ہے	حسن عطا	ابن عباس سے دو روایت ہین ایک مین لازم آتا ہی اوسپر دم — دوسری مین بدنہ اور حج اوسکا اتمام نزدیک سعید بن جبیر کے ارافق دم ہی اور مستحب رکھا ہی اوسکو احمد نے — دوسری روایت مین اور ایک روایت مین بکری ہی —
	الغا الیہ		

متعلق افساد حج

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
جب جماع کیا ہو چند بار ایک مجلس مین تو اوسپر ایک کفارہ ہی جبتک نہ کفارہ دیا ہو اول سے ۔ المغنی البدیعہ	جب جماع کیا ہو پہر جماع کیا ہو محرم نے ایک مجلس مین پہلے کفارہ دینے کے اول سے ۔ ایک قول مین ایک کفارہ دوسری قول مین بدنہ ہے تیسرے قول مین بکری ہے	
جب وطی کی ہو بیچ لنگ فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے پس لازم آتی ہے اوسپر بکری المغنی البدیعہ	جب وطی کی ہو بیچ لنگ فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے پس اسمین تین قول ہین ۔ ایک قول مین ۔ نہ لازم آئیگا کچھ اوسپر ۔ دوسرا قول یہ ہے ۔ لازم آتا ہے اوسپر بدنہ تیسرا قول یہ ہے ۔ کہ لازم آتی ہے اوسپر بکری ۔ المغنی البدیعہ	عطا اسحاق ابو ثور متفق بقول دویم

نام مالک	دیگر علما
متفق بقول اول شافعی	نزد یک امامیہ کے مکرر ہوتا ہے کفارہ برابر ہے کہ ایک مجلس مین ہو یا چند مجالس مین ہوا ور برابر ہے کہ کفارہ دیا ہو اول سے یا نہ کفارہ دیا ہو
متفق ساتھ قول اول شافعی کے	

المعانی البدیعہ

قضا افساد حج

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	جب فاسد ہو حج اوسکا یا عمرہ اوسکا لازم ہے گذرجانا اوسمین کہ فاسد کیا ہو اوسکو اور نہ خارج ہوگا اوسسے اور لازم آویگا اوسے کفارہ بسبب اوسکے محظورات کے اور حکم اوسکا حکم صحیح ہو مگر یہ جزا کے	کا و علما
لازم ہے اوسکو احرام حج کا باندہے میقات سے اور عمرہ مین ادنی حل سے ساتھ ہر حال کے۔ المعانی البدیعہ	جب ارادہ کرے احرام کا ساتھ قضا کے تو واجب ہے کہ احرام باندہے ابعد مکانین سے اور وہ دو مکان ہین میقات شرعی اور وہ موضع کہ جہان سے احرام باندہا اوس شخص مین کہ فاسد کردیا ہے اوسکو۔ المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی	ہوگا حج عمرہ لازم آئیگی اوسپر ہدی اور قضا سال آیندہ مین	نزدیک حسن اور طاوس اور مجاہد قول مالک صحیح ہے۔ نزدیک عطا اور داود اور اہل ظاہر کے۔ خارج ہوجائیگا اوسسے اور لازم ہوگا اوسکو گذرجانا اوس مین۔
احرام باندہے	میقات سے	
اگرچہ ہوا حرام اوسکا اوس تنگ مین کہ جسکو فاسد کیا ہے اوس جگہ سے کہ وہ دور تر ہے میقات سے	نزدیک شخعی کے احرام باندہے اوس موضع سے کہ جہان جماع کیا ہے۔	
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ	

مذہب امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام مالک
	جب ظہار کی بوجہ مرد کے ساتھ اپنی زوجہ کے	ابن عباس	
	اوسحال میں کہ زوجہ اوسکی محرم ہو فاسد	سعید بن المسیب	
	ہوگا احرام اوسکی زوجہ کا اور لازم	ضحاک	
	آویگی اوسے زوجہ پر قضا اور لازم	حکیم	
	ہوگا مرد پر نفقہ عورت کا قضا میں اوسپر	حماد	
	ظاہر نص شافعی کے اور کفارہ میں	ثوری	
	تین قول ہیں ایک روایت میں قول	ابو ثور	
کفارہ اوسکا	اوپر ہر واحد کے اون دونوں میں سے	نخعی	ہر واحد پر
ہے	ہی ہے اور یہی قول ہے۔		اون دونوں
المعانی البدیعہ	دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے مرد پر		میں سے بدنہ ہے
	نہ عورت پر۔		
	تیسرا قول یہ ہے کہ واجب ہو مرد پر		
	ایک کفارہ اور مستحل ہوگا اوسکا زوج		
	المعانی البدیعہ		

امام شافعی	امام مالک	
جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے پھر اگر غالب ہوا ہے مرد عورت کے نفس پر تو نہ فاسد ہوگا احرام عورت کا اور اگر زبردستی کی ہو مرد نے یہانتک کہ قادر کر دیا ہو عورت نے اپنے نفس کا نہ فاسد ہوگا بھی احرام عورت کا اوپر ایک دو قولون کے اور دوسرے قول مین حکم اوسکا حکم وطی کا ہے ساتھ رضا اور اختیار کے ہے ۔	جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے لازم آویگا مرد پر کہ حج کرے بعوض عورت کے اور ہدی دے عورت کیطرف سے	عطا

المعانی البدیعہ

المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک	
	مذہب شافعی ہین فاسد کرنیوالا		یہ جدائی	ابن عباس
	جب قضا کرے حج کی وہ		کہلاوے	کہتے ہین
	اور زوجہ اسکی ہو وہین ہین		دونون ہین	
	ایک وجہ یہ ہے کہ واجب ہے	متفق لوجہہ	اوس جگہ	
	جدائی مرد اور عورت مین	اول شافعی	کہ احرام باندہا	
	جب پہونچین طرف اوس مکانکے		تہا اون	
	کہ فاسد کیا ہے اوسمین اور نہ		دونون نے	
	مجتمع ہون یہانتک کہ فارغ ہون			
	دونون اپنے نسک سے			
مستحب ہے	دوسری وجہ یہ ہے کہ مستحب ہے جدائی	اگر علما		
جدائی دونونکے	اور ایک روایت مین ہے نہ واجب ہے			
لئے المحالیہ	ترتیب پر پس واجب ہوگا			
	بدنہ اگر نہ پائے پس گائے ہے اور اگر			
	نہ پائے پس سات بکری ہین پھر			
	اگر نہ پائے قیمت کیا جاوے			

امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
بدنہ ساتھہ ورایہم کے اور قرابہم ساتھہ طعام کے کہ ممکن ہو اوسکو اور تصدق کرے اوسکو پس اگر نہ پاوے روزہ رکھے بعوض ہر مد کے ایک دن کا۔ المعانی البدیع	ابن عباس متفق ہا امام شافعی	نزدیک ابن عمر کے وہ تخییر کی ہے پانچ چیزون مذکورہ مین اور یہی قول ہے بعض شافعیہ کا اور احمد کا ایک روایت مین۔ المعانی البدیع

جنایات رمل و اضطباع و استلام

جب پہونچے مرد رمل کرے اور اضطباع کو اور استلام کو اور تقبیل کو اور دعا کو طواف مین جان بوجھکر یا بھول کر عذر سے یا بدون عذر کے جائز ہے ساتھہ اساءت کے اور نہین لازم آتا ہے اونکے ترک سے کچھہ المعانی البدیع		نزدیک حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک الماجشون کے واجب ہے اوسپر دم ساتھہ ترک ان امور کے۔ المعانی البدیع

مسائل بھولکر لباس پہننے اور ناخن کترنے اور خوشبو لگانے وغیرہ کی بات

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		
بھولکر لباس پہننے اور حرام	فدیہ	صاحبین	جب لباس پہنا ہو	نہیں فدیہ
سنجانکو لازم ہے فدیہ دینا		مزنی	بھولکر یا حرام سنجانکے	تو ری
المعانی البدیعہ		ایک روایت	ہے۔ پس نہیں لازم آتا ہے	عطا
اگر پہنا ہو سلا کثیر ایک دن سے	فدیہ	مین اور	اوسپر فدیہ دینا۔	شہری
تو اوسپر فدیہ ہے۔		باقی	المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ
اگر پہنا ہو کمتر دنسے تو اوسپر	صدقہ ہے	سوار		
صدقہ ہے۔		اوہاصاحب	جب سلا کثیر پہنا یا سر	فدیہ
دوسری روایت مین		ناصر	کو چھپایا عمداً لازم ہے	
اگر پہنا ہو اکثر دن تو اوسپر	فدیہ ہے	ابی یوسف	فدیہ۔	
فدیہ ہے اور رجوع کیا ہے			برابر ہے کہ سارے دن	
ابو حنیفہ نے طرف یوم کے			سلا کثیر پہنا ہو یا بعض	
پھر اگر چھپایا ہو چوتھائی سر کو			دن اور ایسا ہی ہے	
ایک دن کامل لیں اوسپر فدیہ ہے			جبکہ چھپایا ہو ایک جزو کو	
اور اگر چھپایا کمتر چوتھائی سر سے	فدیہ		سر کے تھوڑی دیر تک	
یا کمتر دنسے پس اوسکو اوپر فدیہ			پس اسمین حکم ایک ہے	
اور اگر چھپایا ہو کمتر نصف			المعانی البدیعہ	
سر سے پس اوسپر صدقہ ہے	صدقہ			

امام احمد حنبل	امام مالک
متفق بامام شافعی ایک روایت مین متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام ابوحنیفہ

امام ابو حنیفہ			امام شافعی	
نہیں ہے فدیہ یا وسیر مگر	فدیہ	شعبی ابراہیم	اگر داخل کیا محرم نے	
اس صورت میں کہ نکالا ہو			اپنے دونوں موزے ہونگو	فدیہ
دونوں ٹاپوں کو			قیامین لازم ہے اسکو	
قبا کے آستین سے۔			فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو	
المعانی البدیعہ			دونوں ٹاپوں کو قبا کے	
			آستین سے۔ المعانی البدیعہ	
جب نہ ہو تہمد اور نہ ہیانا		صاحبین رحمہما اللہ	جب نہ ہو تہمد جائز ہے	زہری نور
ہو پاجامہ کو لازم ہوگا		زید بن دینار	اگر پہنا پاجامہ کا بطریق	
اوسپر فدیہ دینا۔		مختلف ہیں آخر	ابامہ کر اور نہیں لازم	اسحاق نامحرم
طحاوی نے کہا کہ حرام		ابو حنیفہ پاجامہ	ہے فدیہ دینا	ابو بکر رازی
اوسپر پہننا اوسکا پہر		سے پہننے کو جواز		
کھولدالا اور پہر پہنے اسکو		میں۔	المعانی البدیعہ	
المعانی البدیعہ				
محرم کیلئے نہیں جائز ہے		محمد بن الحسن	جائز ہے محرم کے لئے	عثمان بن عفان
چھپانا موزہ کا پہر اگر	فدیہ	ابن عمر	چھپانا موزہ کا	عبد الرحمن
چھپایا محرم نے موزہ کو		اکثر علما		بن عوف
لازم ہے اوسپر				سعد بن ابی وقاص
فدیہ دینا				زید بن ثابت
				جابر بن عبد اللہ
				ابن الزبیر

امام احمد	امام مالک
بعض مقابلہ متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام شافعی
متفق بہ امام شافعی	متفق بامام ابوحنیفہ
متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام ابوحنیفہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جب خوشبو لگائی بعض عضوہین اور	صدقہ	جب خوشبو لگائی بعض عضوہین	فدیہ
پہنا بعض دہین واجب ہوگا اوسپر صدقہ دینا		اور پہنا بعض دہین واجب ہوگا	
اور جو چہپایا بعض عضوہین خلاف ابی حنیفہ		فدیہ دینا	
اور خلاف محمد اور ابے یوسف کا نیچے		جب پہنا بہولکر یہ یاد کیا پس	
لکہا جاتا ہے۔		چاہیئے اوتارڈالے اوسکو سر کی	
المعانی البدیعہ		طرف سے۔ المعانی البدیعہ	
جب چہپایا ہو بعض عضو اپنے کو سر مین سے		جب چہپایا ہو بعض عضو اپنے	فدیہ
نہین فدیہ ہے اوسپر مگر یہ کہ چہپائے		کو سر مین سے نہین جائز ہے چہپانا	
چوتہائی عضو کو پس واجب ہوگا اوپر	فدیہ	اوسکا لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا	
فدیہ اگر چہپایا کمتر چوتہائی عضو سے	صدقہ		
واجب ہوگا اوسپر صدقہ دینا۔			
صدقہ ایک صاع ہے دی مسکین کو			
جس طعام سے کہ ہو۔ سوا گیہون کے			
اسلئے کہ گیہون کا آدہا صاع دینا			
کافی ہے			

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی	اگر اوتار دلالتی احیاں پس نہیں لازم آتا ہے کچھ محرم پر پس اعتبار کیا ہے مالک نے حصول انتفاع کا۔ المعارف البدیعہ	کچھ نہیں	نزدیک نخعی اور شعبی اور ابی قلابہ کے پہاڑ والے اوسکو اور اوتار اوسکو جانب اسفل سے۔ المعارف البدیعہ

کھجور مین دو روایت ہین ایک روایت مین ایک صاع دینا اوس کا چاہیئے۔ دوسری روایت مین نصف صاع۔

ابو یوسف سے اس مسئلہ مین دو روایت ہین ایک قول ابی یوسف کا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ اعتبار ساتھ پہننے اکثر دن کے ہے یا اکثر رات کے ہے یا چوتھا یا ہون ربع سر کے اکثر کو پھر اگر چوتھا آدھا دن یا آدھی رات یا چوتھا یا نصف ربع باقی کو واجب ہوگا اوسپر صدقہ اور کہا جاتا ہے کہ مذہب قدیم ابی حنیفہ کا یہی تھا پھر رجوع کیا اسے اور مذہب محمد بن الحسن کا وجوب پورے فدیہ مین مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ اور اگر چوتھا یا کمتر ایک دن اور کمتر ایک رات سے پس لازم ہے اوسپر فدیہ دینا بقدر اسکے۔ المعانی البدیعہ

اور نہ پہنے محرم سلا کپڑا کرتا ہو یا قبا یا پاجامہ یا عمامہ یا ٹوپی یا موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو نیچے کعبین سے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم مین جہان تسمہ باندھا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبیین مین۔ اور پرہیز کرے سر اور چہرہ کے چھپانے سے اور نہ چھپائے مونہہ اور ٹھوڑی اور رخسارہ کو اور

مضائقہ نہین ہے اسمین کہ رکھے ناک کو ناک پر ایسا ہی ہے بجز رائق
مین اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پہنے پائتابے ایسا ہی ہے محیط مین
اور حرام ہے پہننا سلے کپڑے کا بطور عادت کے یہانتک کہ بہتر باندھے
قمیص اور پائجامہ کا یا رکھے قبا کو اپنے مونڈھے پر اور داخل کیا ہو دونون
مونڈھون کو اور نہ داخل کیا ہو دونون ہاتھ انکو کچھ مضائقہ نہین ایسا ہی ہے
فتاوے قاضیخان مین ۔ عالمگیری ۔
لباب مین ہے کہ اگر قبا کو دونون مونڈھون پر ڈالکے گھنڈی لگائے ۔
رہا ایک دن تو لازم آئیگا اوسپر دم اگرچہ نہ داخل کیا ہو دونون ہاتھونکو
دونو آستینون مین اور اگر ڈال لیا ہو اوسکو اور گھنڈی نہ لگائی ہو اور
نہ داخل کیا ہو دونون ہاتھونکو دونون آستینون مین پس نہین لازم آئیگا
کچھ اوسپر سوائے مکروہ ہونے کے کہ یہ فعل اوسکا مکروہ ہوگا اور یہی لباب
مین ہے کہ مکروہات سے ہے ڈالنا قبا اور عبا کا اور مانند ان دونون کا
دونون مونڈھونپر بدون داخل کرنے دونون ہاتھونکے دونون آستینون مین
اور شرح لباب مین ہے کہ داخل کرنا ایک ہاتھ کا آستین مین مانند
داخل کرنے دونون ہاتھونکے ہے دونون آستینون مین ۔ اور

ردالمحتار مین ہے شاید وجہ مکروہ ہونے القای شخ قبا اور عبا کے دونون مونڈہون پر یہ ہے کہ بہت وقت قبا اور عبا اور مانند اس کے پہنی جاتین ہین اسپلیج اور شرح لباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈال لینا قبا اور اوسکی مانند کا اپنی اوپر اوسوقت کہ کروٹ سے لیٹا ہو جائز ہے بلا کراہت ۔ اور یہین مضائقہ ہے باندہنے ہمیانی یا پٹکہ مین برابر ہے کہ ہمیانی مین خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندہنا پٹکہ کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ لتمون کے ایسا ہی ہے ہدایہ اور سراج وتاج مین ۔ عالمگیری ۔

اور نہ باندہی جاوے چادر ساتھ گہندی تکمی کے یا ساتھ کانٹے کے اسلئے کہ مشابہہ ہے سلے کپڑے کے اور یہین مکروہ ہی پہننا خز اور قصب کا جبکہ سلا نہو ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین ۔ عالمگیری

اور نہ پہنے کپڑے کسنبہی یا زعفرانی وغیرہ مگر جبکہ دہلے ہون اسطرح کہ نہ پہونچے رنگ اوسکا بدن پر اور کہا گیا کہ نہ ظاہر ہو بو اوسکی اور یہی اصح ہے ایسا ہی محیط سرخسی مین ۔ عالمگیری

اور نہ پہنے کپڑے رنگے ہوئے کوسنبہ ورس کے اور نہ ساتھ کسوم کے

اور نہ ساتھ زعفران کے بدلیل۔ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہ پہنے محرم اوس کپڑے کو کہ مس کیا ہوا وسکو زعفران نے اور نہ اوس
کپڑے کو کہ چھوا ہوا وسکو ورس نے اور ورس ایک رنگ ہے زرد اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک گھاس ہے خوشبودار ایسا ہی ہے نہایہ مین۔ اور
ذخیرہ مین ہے کہ مکروہ ہے پہننا کسنیہے کپڑے کا احرام مین۔ سراج وہاج
کہا ابو یوسف نے کہ نہین لائق ہے محرم کو تکیہ لگانا کپڑے رنگے ہوے
کا ساتھ ورس اور زعفران کے اور نہ سونے ایسے کپڑے پر اسلئے کہ
استعمال کیا گیا ہے واسطے خوشبو کے پس سونا اوسپر مانند پہننے اوسکے
کے ہے اور جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا حریر اور زیور رونگا۔
اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا ہمیانی کا جبکہ ہو اوس مین خرچ
غیر کا۔ سراج وہاج
اور کچھ مضائقہ نہین ہے گرمی کے پہننے مین جیسا کہ ردالمحتار مین ہے
اور درمختار مین جو لکھا ہے کہ بچنا چاہیے ہر اوس چیز سے کہ پائی گئی ہو
بقدر بدن کے یا بقدر بعض بدن کے مقید ہے حرمت پہننے دستانونکا
مرد کو اور اسکی تصریح کی ہے صاحب منسک کبیر مین اور اتباع اوسکا

روسکا کیا ہے علی قاری نے۔ شرح لباب میں

اور بچنا چاہئے محرم کو عمامہ سے۔ درمختار

اور بچنا چاہئے محرم کو ٹوپی سے کہ سر پر اوڑھی جاتی ہے مانند عرقیہ اور تاج اور طرلوش اور انکی مانند کے۔ رد المحتار

اور بچنا چاہئے موزوں سے مرد کو اسلئے کہ عورت کو جائز ہے پہننا سلے کپڑے کا اور موزوں کا جیسا کہ نقل کیا ہے قہستانی نے قاضیخان سے ایسا ہی ہے رد المحتار میں۔ اگر پہنا سلے کپڑے کو بطور عادت پہننے کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر۔ اور اگر تہمد باندھا سلے کپڑے کا یا رکھا اوس کو دونوں مونڈھوں پر کچھ پہنیں لازم آتا ہے اوسپر۔ اور پہننا جو موجب دم ہے وہ ایک دن کامل یا زیادہ اس سے یا ایک رات کامل یا زیادہ ایک رات سے ہے۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنے تو صدقہ دینا لازم آتا ہے یہ حاصل درمختار کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ایک دن یا ایک رات سے مقدار ایک دن یا ایک رات کا ہے پس اگر پہنا محرم نے سلے کپڑے کو دوپہر سے آدھی رات تک بدون فصل کے یا آدھی رات سے

دوپہری تک اسیطرح لازم آئیگا دم دینا اور صدقہ دینا جو ایک دن یا ایک رات سے کم پہننے سے لازم آتا ہے وہ آدھا صاع گیہون ہے اور کم ایک دن یا ایک رات سے شامل ہے ایک ساعت اور ایک ساعت سے کم کو اور خلاف اسکا ہے خزانہ اکمل مین کہ ایک ساعت پہننے سے آدھا صاع دینا لازم آتا ہے اور ایک ساعت سے کم مین ایک مٹھی گیہون دینا لازم آتا ہے ایسا ہی ہے بحر رائق مین اور کہتا ہے صاحب لباب طرف اوس کی جو خزانہ اکمل مین ہے۔ اور اقرار کیا ہے اوسکا شارح لباب نے اور اعتراض کیا ہے اسکی مخالفت کے ساتھ اوسچیز کے کہ ذکر کیا ہے اوسکو فقہا نے یہ حاصل رد المحتار کا ہے ذکر کیا ہے بعض شراح مناسک نے اگر احرام باندھا ہو محرم نے ساتھ کسی نسک کے ارکان مین کہ سلا کپڑا پہنے ہو اور کامل کیا ہو اوس نسک کو محرم نے ایک دن سے کم مین اور نکل آیا ہو اوس نسک کے احرام سے بسبب کامل ہو جانے کے نہین دیکھی ہے مینے اسمین کچھ نص صریح کہ کیا لازم آتا ہے اس مین اور مقتضی قول فقہا کا ارتفاق یعنے انتفاع کامل موجب دم نہین حاصل ہوتا ہے مگر ساتھ پہننے ایک دن کامل کے یہہ ہے کہ لازم آئے اوسپر صدقہ اور محتمل ہے کہ کہا جائے

کر لقدر ساتھ ایک دن کے باعتبار کمال ارتفاق یعنی انتفاع سوا اسکے
نہین کہ یہ اوس صورت مین طویل ہو زمانہ احرام کا اور جبکہ کم ہو زمانہ احرام کا
جیسا کہ ہمارے مسئلہ مین ہے پس تحقیق حاصل ہوگا کمال ارتفاق پس
سزاوار ہے مسئلہ مذکورہ مین وجوب دم کا اور لیکن ساتھ اسکے ضرور ہے
نقل صحیح سے ۔ رد المحتار
اور اگر پہنا ہو سلے کپڑے کو ایک دن سے زاید اسطرح کہ دن بھر پہنے کے اوتار ڈالا ہو
اوس کو رات مین اور پھر پہن لیا ہو اوس کو دوسرے دن مین یا پہنا ہو سلے
کپڑے کو ایک رات سے زاید اسطرح کہ رات بھر پہنے کے اوتار ڈالا ہو
اوسکو دنمین پھر پہنا ہو اوس کی دوسری رات مین اور وقت اوتارنے کے
عزم ترک کا نہ کیا بلکہ اوتارا ہو اوسکو لیکر دوبارہ پہننے کا عزم نہ کیا
نہ لازم آئیگا اوسپر مگر ایک دم ۔ اگرچہ پہنا ہو سب سلے کپڑونکو جیسے
قمیص اور قبا اور عمامہ اور ٹوپی اور پاجامہ اور موزے کو بشرطیکہ سب کے
پہننے کا سبب ایک ہی ہو اور پہننا سب کا ایک مجلس مین لازم نہین
ہے بلکہ سب کا پہننا ایک دن یا ایک رات مین لازم ہے ۔ اگرچہ قید لگائی
ملا علی قاری نے شرح لباب مین ایک مجلس کے اور کلام صاحب لباب کا

دلالت کرتا ہے اوپر اول کے ہان اگر بعض کپڑے ایک دن مین پہنے گا
اور بعض دوسرے دن تو متعدد دم لازم آئینگے اگرچہ سبب ایک ہی ہو
اور اگر عزم کیا ہو وقت اوتارنے کے نہ پہننے کا یہ پہن لیا ہو متعدد ہوگی
جزا کفارہ دے پہلے کا پہلے اور ایسے ہی متعدد ہوگی جزا اگر پہنا ہوگا
ایک دن پہرا رافت دم کی ہوگی بسبب سلا کپڑا پہننے کے پہر مداومت
کی ہوگی اوسکے پہننے پر دوسرے دن دن بہر پس لازم آئیگی اوسپر
جزا بھی اور کلام صاحب در مختار مین اشارہ ہے اسطرف کہ سلا کپڑا بدون
عذر پہنے ہوئے احرام صحیح ہو جاتا ہے برخلاف اعتقاد عوام کے کہ اونکے
اعتقاد مین احرام صحیح نہین ہوتا ہے اگر سلا کپڑا بدون عذر پہنے رہے
اسلئے کہ تجرد سلے کپڑے سے واجبات احرام سے ہے نہ شروط صحت احرام سے
اور پہننا سلے کپڑے کا بحالت اختیار اور بحالت اکراہ اور بحالت نوم برابر ہے
اور اگر بسبب پہننے سلے کپڑے کا متعدد ہوگا جزا بھی متعدد لازم آئیگی
مثلاً جبکہ ہو محرم کو حمی پس محتاج ہوا ہو اوس مین سلے کپڑے پہننے کے
بسبب حمی کے پہر زائل ہو گیا ہو وہ حمی اور پہونچا ہو اوس کو دوسرا مرض
یا حمی دوسرا پہر پہنا ہو سلے کپڑے کو لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ دو

پہلے کا پہنا اور جب روک لے محرم کو دشمن پس محتاج ہو سلے کپڑے
پہننے کا واسطے لڑائی کے چند روز پہنے اونکو جب جاوے لڑنے کو
اور اوتارے اونکو جب لوٹ آئے پس لازم آتا ہے اوسپر ایک کفارہ
جب تک کہ نہ جاوے یہ دشمن ۔ پس اگر چلا جاوے یہ دشمن اور آئے
دوسرا دشمن غیر اوس دشمن کا لازم آویگا اوسپر دوسرا کفارہ اور مقتضی
اسکا جیسا کہ کہا حلبی نے یہ ہے کہ جب پہنا ہو سلے کپڑے کو واسطے
دفع جاڑے کے پھر ہو کہ اوتارتا ہو اور پہنا ہوا اوس جاڑے کے لئے
پھر دور ہو گیا ہو یہ جاڑا اور پہونچا ہو دوسرا جاڑا پس پہنا ہوا اس دوسرے
جاڑے کے لئے اوسکو واجب ہونگے دو کفارے ایسا ہی ہے بحر میں
پھر سب حاصل کلام درمختار اور ردالمحتار کا ہے۔

اور اگر مضطر ہوا محرم طرف ایک قمیص کے اور پہنا اوسنے دو قمیصوں کو
یا مضطر ہوا طرف ٹوپی کے اور پہنا اوسنی ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے لازم آویگا
ایک دم اور گنہگار رہوگا ۔ درمختار

قول صاحب درمختار میں کہ اگر مضطر ہوا الخ تخصیص اوسکی ہے جو ماقبل
میں ہے کہ لق وسبب سے جزا معتدد ہوتی ہے ذخیرہ میں ہے کہ اصل

جنس ان مسائل مین یہ ہے کہ زیادہ موضع ضرورت مین نہین اعتبار کیجاتی
ہے جنایت ابتدا سے اور لباس مین ہے پس تحقیق لقد وسبب اسطرح کہ
جب مضطر ہوا ہو طرف پہننے ایک کپڑے کے پس پہنا ہو دو کپڑون کو پس
اگر پہنا ہو اون دو کپڑونکو ضرورت کی جگہ مین جیسے کہ محتاج ہو طرف
ایک قمیص یعنی کرتے کے پس پہنا ہو دو کرتونکو یا ایک کرتے اور ایک
جبہ کو یا محتاج ہو طرف ایک ٹوپی کے پس پہنا ہو ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے
پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ متخیر ہوگا اس کفارہ مین کہا شارح
لباب نے ایسا ہی ہے جبکہ پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ بسبب ضرورت
دونونکے ایک مجلس مین اسطرح کہ پہنا ہو عمامہ اور موزے کو بسبب عذر کے
دونون مین پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ آخر ہوا کلام شارح لباب کا
اور اگر پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ مختلف ضرورت کی جگہ اور غیر ضرورت کی
جگہ مین جیسکہ جب مضطر ہو طرف پہننے عمامہ کے پس پہنا ہو ساتھ قمیص کے
مثلاً یا پہنا ہو قمیص کو واسطے ضرورت کے اور موزونکو بدون ضرورت
پس لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ ضرورت مین تخیر ہوگی اور کفارہ
اختیار مین تخیر نہوگی۔ رد المحتار

صاحب در مختار نے جو کہا کہ لازم آئیگا اور گنا وصاحب رد المحتار نے
کہا کہ لزوم آنا دم کا ہے ساتھ ایک کے اون دونون مین سے اور
لازم آنا گناہ کا ہے دوسرے سے اور مناسب تعبیر ساتھ کنارہ تخیر کے
ہے نہ ساتھ دم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اسلیئے کہ جہان پہنا
ساتھ عذر کے ہوگا وہان دم متعین نہوگا جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا
اور لازم آنا ایک کفارہ کا ہے پہنے عمامہ مین ساتھ ٹوپی کے جیسا کہ
دو قمیص پہنے مین منصوص علیہ ہے جیسا کہ گذرا الباب ہے اور مانند
اسکی ہے فتح القدیر اور معراج الدرایہ مین برخلاف اوس کے کہ بحر مین
ہے تفرقہ ہے درمیان دونونکے چنانچہ تنبیہ کی ہے اسپر شرنبلالیہ
مین اور جو ذکر کیا گیا ہے لازم آنا گناہ کا تنبیہ کے لئے ہے اوسپر بحر
مین حلبی سے پھر کہا صاحب بحر نے چاہیئے کہ باور کیا جاوے یہ اسلیئے
کہ بہت احرام باندھنے والے غافل ہوتے ہین اس سے جیسا کہ منا ہ
کیا ہے تمنے اسکو۔

اور اگر ضرورت سے سلا کپڑا پہنا اور پھر یقین ہوا دور ہونے ضرورت
کا پھر پہنے رہا اونکو بعد یقین رفع ضرورت کے ایک دن یا ایک رات

یا زاید اس سے کفارہ دوسرا دے بدون تخییر کے ایسا ہی ہے درمختار اور ردالمحتار مین اور اگر پہنے رہا ساتھ شک کے رفع ضرورت مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ ایسا ہی ہے ردالمحتار مین منقول بحر رائق سے۔

اگر محرم نے سر کو چھپایا ایک دن یا ایک رات کامل یا زاید ساتھ ایسی چیز کے کہ قصد کیا جاتا ہے اوسے چھپانا عادۃً لازم آئیگا اوسپر دم دینا اور اگر چھپایا ہو سر کو ساتھ اوسکے لگن یا طاش کے یا ایک طرف لاوینگی لیس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ اور چھپانا ربع سر کا چہرہ کا مانند چھپانے کل سر یا چہرہ کے ہے کہ دینا دم کا اوس مین لازم آئیگا۔

اور نہین مضائقہ ہے چھپانے مین دونون کانون اور گردن کے اور رکھنے مین دونون ہاتھون کے ناک پر بدون کپڑے ایسا ہی ہے درمختار مین اور ردالمحتار مین ہے کہ ربع سر اور موئہ کا مانند کل کے ہے یہی مشہور روایت مین ہے ابوحنیفہ سے اور یہی صحیح ہے اوپر اوس چیز کے کہ کہا ہے اوسکو غیر واحد نے فقہا مین سے شرح لباب۔ اور نہین مضائقہ ہے چھپانے مین باقی بدن کے سوائے کفین اور قدمین کے بسبب منع کے پہننے دستانون کو اور پائتابون سے اگر ہو رکھنا ہاتھ کا ناک پر ساتھ کپڑے کے

ظاہر یہ ہے کہ اسمین کراہت تحریمی ہے فقط اسلئے کہ ناک نہین ہوتا ہے
ربع چہرہ کو افادہ کیا ہے اسکا طحطاوی نے ۔
روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا ابن عمر نے کہ پوچھ گئی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم فرمایا کہ نہ پہنے محرم قمیص یعنی کرتا اور
نہ عمامہ اور نہ برنس یعنی بارانی اور نہ پاجامہ اور نہ کپڑا کہ لگا ہوا وسکو زعفران
اور نہ موزے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین پس چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزونکو
یہانتک کہ ہو جائین نیچے کعبین سے روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم
ابوداود اور نسائی ترمذی مالک نے اور یہ ترجمہ لفظ شیخین کا ہے اور
بخاری نے زیادہ کیا ہے اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ
پہنے عورت دستانے ۔
اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو احرام مین دستانونسے
اور نقاب سے اور وہ چیز کہ جسکو لگا ہو ورس کہ ایک قسم کی گھاس
ہوتی ہے زرد رنگ اور لگا ہو زعفران کپڑون مین سے اور چاہیے کہ
پہنے بعد اس کے جو چاہے کپڑونمین سے معصفر ہو یا خز یا زیور یا پاجامہ یا

یا موزہ روایت کیا اسکو ابو داود نے اور ایک روایت مین ہے عائشہ سے کہ رخصت دی آپ نے عورتونکو موزہ مین ۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ پائے تو پس چاہیے کہ پہنے پاجامہ اور جو نہ پائے نعلین پس چاہیے کہ پہنے موزے روایت کیا اسکو خمسہ نے یعنی بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ترمذی نے ۔

اور روایت ہے نافع سے کہ ادہون نے سنا اسلم مولے عمر سے کہتے تھے ابن عمر سے دیکھا عمر نے اوپر طلحہ کے ایک کپڑا رنگا ہوا اوس حال مین کہ طلحہ محرم تھے سو کہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ پس کہا طلحہ نے سوا اسکے نہین کہ یہ خرمئی کا رنگ ہے یا چکنی مٹی کا پس کہا حضرت عمر نے کہا کہ اے گروہ امامونکے اقتدا کرتے ہین تمہارے لوگ پس اگر دیکھے گا کوئی مرد جاہل اسکو ہر آئنہ کہیگا کہ طلحہ بن عبید اللہ تھے پہنے رنگے کپڑے احرام مین پس نہ پہنو تم اے گروہ ان کپڑونمین سے ۔

اور روایت ہے عروہ سے کہا عروہ نے کہ دیکھین اسماء بیٹی ابو بکر صدیق کی پہنتی کسنبی کپڑے اوس حال مین کہ محرم ہوتین اور نہوتا اوڑھتین زعفران

روایت کیا ہے ان دونو حدیثونکو مالک نے ۔ اور روایت ہے تبلی
بن امیہ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسحال مین
کہ آپ جعرانہ مین تھے لبیک کہتا ہوا عمرہ کا اور وہ زرد رنگی ہوئی تہا اپنی
داڑہی اور اپنے سر کو اور اوسپر جبہ تہا پس کہا اوس مرد نے اے رسول
خدا احرام باندہا ہے مینے عمرہ کا اور مین ہون جیسا کہ آپ دیکہتے ہین پس
کہا اوتار تو اپنے اوپر سے جبہ کو اور دہو ڈال تو زردی کو ۔ روایت کیا ہے
اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی و ترمذی و مالک نے اور یہ لفظ بخاری
مسلم کے ہین اور زیادہ کیا ابو داود نے اور کر تو اپنے عمرہ مین جو کیا تو نے
اپنے حج مین ۔
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی ابن عمر مکروہ رکہتے تہے بہکے کو محرم
کے لئے ۔ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا قاسم نے کہ خبر دی
مجکو فراضہ بن عمیر نے کہ اوس نے دیکہا حضرت عثمان کو چہپائے
ہوئے چہرہ احرام کیحالتمین ۔
اور روایت ہے نافع سے کہا نافع نے کہ تھی ابن عمر کہتے کہ ما فوق ذقن
کی سر مین سے ہے پس نہ چہپائے اوسکو محرم روایت کیا ان تینون حدیثونکو

مالک سے نے ۔ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ
سے کہ تھے سوار گذرتے ساتھ ہمارے اور ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے احرام میں تھے ۔ پس جب مقابل ہوتے سوار ساتھ ہمارے
ڈال لیتی ایک ہم میں سے اپنی چادر کو سر سے اوپر اپنے چہرہ سے پس
جب جاتا ہوجاتے ہم سے کھول دیتے ہم اپنے چہرہ کو روایت کیا اسکو
ابوداؤد نے ۔

اور روایت ہے فاطمہ بنت منذر سے کہا فاطمہ نے تھے ہم اسماء کے ساتھ اپنے
چہروں کو ڈھانکتے ہیں کہ ہم احرام میں ہوتے ہیں ساتھ اسماء بنت ابی بکر کے ۔
روایت کیا ہے اسکو مالک نے ۔

اگر پہنا ہو ازار منجر کو نہیں لازم آتا ہے کچھ اس لیے کہ استعمال خنثیٰ کا
اوسے نہیں کیا ہے ۔

اگر داخل ہوا اوس گھر میں کہ دھونی دی گئی ہے اوسمیں اور لگ گیا
اوس سے کپڑے میں کچھ اوس میں سے نہ لازم آئیگا اوسے کچھ ایسا ہی
خانیہ اور بحر الفائق میں ۔

اور جس کپڑے کی اکثر میں خوشبو لگی ہو تو [illegible]

پہنا اوسکا ایک دن۔ درمختار

ظاہر یہہ ہے کہ معتبر کپڑے مین اکثر ثوب ہے نہ کثرت خوشبو کے اور اتباع کیا ہے اسمین شرنبلالیہ کا باوجود اس کے کہ ذکر کیا ہے شرنبلالیہ مین اور فتح القدیر وغیرہ مین ہے کہ معتبر کثرت طیب ہے کپڑے ہی مین اور جگہ رجوع کی اسمین عرف ہے یہانتک کہ بحر مین گردانا گیا ہے یہ مرجح واسطے دوسرے قول کے اقوال ثلثہ مین سے جو گذرے حد کثرت مین اس لئے کہ وہ عام ہے بدن اور کپڑے سے کہنا ہو نہین نقل کیا ہے فقہا نے مجرد سے اگر ہو خوشبو محرم کی کپڑے مین ایک بالشت بیچ ایک بالشت کے بہر بہر ار ہے اوپر اوس کپڑے کے ایک دن کہلاوے نصف صاع اور اگر ہو اقل ایک دن سے پس ایک مٹھی طعام دینا چاہیئے کہا فتح القدیر مین کہ یہ مفید ہو تخصیص کا اسپر کہ بالشت در بالشت داخل قلیل مین ہے اسلئے کہ واجب کیا ہے ساتھ اس کے صدقہ کو نہ دم کو اور باوجود اس کے مفید ہے اعتبار کثرت کو کپڑے مین نہ خوشبو مین مگر نہین مفید ہے کہ معتبر اکثر ثوب ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو زائد ہو بالشت پر کثیر موجب دم ہے بسبب کثرت خوشبو کے اسوقت عرف مین پس رجوع کرتا ہے طرف اعتبار

کثرت کے خوشبو مین نہ کپڑے مین اور اوپر اس کے پس ممکن ہے جاری
کرنا توفیق گذشتہ کا اسجگہ پر بھی اسطرح کہ خوشبو جب کہ ہو فی نفسہ کثیر
لازم آئیگا دم اور اگر پہونچ جاوے کپڑے کو کمتر بالشت سے اگرچہ ہو
قلیل نہین لازم آئیگا دم یہانتک کہ پہونچ جاوے اکثر کو بالشت در بالشت
سے اور کپڑے کہ اشارہ کرتا ہے اس کے طرف قول اونکا اگر باندھا ہے
یا کافور یا عنبر کثیر کو کنارہ تہبند یا چادر مین لازم آئیگا اوسپر دم اگر دن بھر
لگائے رہا ہو اگرچہ قلیل ہو پس لازم آتا ہے صدقہ۔ ردالمحتار

خوشبو لگانا عضو کو دنین

اگر خوشبو لگائی محرم نے کسی عضو کامل کو اگرچہ ہو نہ اوسکا ہو ساتھ
کہالے خوشبو بہت کے یا خوشبو لگائے چند جگہ اعضا مین سے اگر جمع
کی جائین وہ جگہ تو پہونچ جائین عضو کامل کو واجب ہوگا اوسپر دم دینا
ایک بکری کا۔

اور سارا بدن مانند عضو واحد کے ہے اگر مجالس ایک ہے اور اگر مجلس
متعدد ہین پس واسطے ہر خوشبو ایک مجلس کے اون مجالس مین سے
اگر شامل ہو ایک عضو یا زاید کو ایک کفارہ دینا ہوگا اور اگر ذبح کیا بہت

خوشبو لگانے کے اور نہ دور کیا اوسکو لازم آئیگا اوسپر دم دوسرا اوسکے چھوڑنے اوسکے کے اور جس کپڑے کی اکثر مین خوشبو لگائی ہو شرط ہے دم لازم آنے مین اوس سے پہنا اونگا ایک دن ۔

اگر مہندی پتی لگائی محرم نے سر مین شلا پس لازم آئیگا اوسپر دم اور بندی گاڑھی مہندی سر پر دو دم لازم آتے ہین اگر ایک دن یا ایک رات سارے سر یا جو تہائی سر پر ہتھوپی رہی ایک دم بسبب خوشبو کے لازم آئیگا اور ایک دم بسبب چھپانے سر کے لازم آئیگا ۔

اگر محرم نے تیل زیتون یا تل کا استعمال کیا اگرچہ خالص ہون بدون اور خوشبو ملانے کے لازم آئیگا اوسپر دم اگر کہا یا محرم نے تیل زیتون یا تل کا یا ناکمین پکایا یا دوا کی ساتھ اوس کے زخم یا شقوق رجلین کے یا پکایا تیل زیتون اور تل کا دونون کا نوحین نہ واجب ہوگا اوسپر دم اور نہ صدقہ بالاتفاق ۔

بخلاف مشک و عنبر اور بنالیہ اور کافور اور اسکی مانند کے اون چیزون سے کہ خوشبو جنسہ ہے اس لیے کہ لازم آتا ہے جزا ان چیزون کے استعمال سے اگرچہ بطریق دوا کے ہو اور اگر ڈالا ہو خوشبو کو کھانے مین کہ پکایا گیا ہے

نہیں لازم آتا ہے اوس کھانا کھانے کی جہت سے کچھ اور اگر نہ پکایا گیا ہو
اور ہو خوشبو مثلاً بید مکروہ ہے کھانا اوسکا مانند سونگھنے خوشبو اور طیب کے
یہ حاصل ہے درمختار کا۔
خوشبو دو قسم ہے کہ جسمیں بو اچھی لذت دار ہو مانند زعفران اور بنفشہ
اور چنبیلی اور انکے مانند کے۔ اور عطر کہتے ہیں مانند ران اور بند لی
اور چہرہ اور سر کو۔ بہر الفائق
اگر محرم نے سونگھا خوشبو کو یا خوشبودار پھول کو کچھ کفارہ دینا اوسپر لازم
نہیں آتا ہے اگرچہ مکروہ ہے سونگھنا۔ بہر الفائق۔
پہلے احرام سے حلال نے اگر خوشبو لگائی کسی عضو کو پھر احرام باندھا
پس منتقل ہو گئی وہ خوشبو اوس عضو سے دوسرے عضو کیطرف پس
نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچھ بالاتفاق اگر محرم نے خوشبو لگائی دوسرے
کے عضو کو پس نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچھ بالاجماع جیسا کہ ظہیریہ میں
ہے۔ بہر الفائق۔
اور نہیں مضائقہ ہے اسمیں کہ بیٹھے محرم دوکان میں خوشبو ساز کی یا اوس
مکان میں کہ دھونی خوشبو کی دی گئی ہو مگر مکروہ ہے اگر ہو بیٹھنا واسطے

سونگھنے بو کے ۔ طحطاوی۔

کہا ہماری اصحاب نے کہ جو چیزین استعمال کیجاتی ہین بدن مین وہ تین قسم پر ہین ایک قسم وہ خوشبو محض ہے کہ متعین ہے واسطے خوشبو کے مانند مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے پس واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے کفارہ جسوجہ کر کہ استعمال کیجاوی یہانتک کہ کہا ہے فقہانے اگر دوا کی آنکھہ کے ساتھ خوشبو کے واجب ہوگا اوسپر کفارہ اور دوسری قسم وہ ہے کہ نہین ہے خود خوشبو اور نہ اوسمین معنی خوشبو کے ہین اور نہ ہوتی ہے خوشبو کسی وجہ سے مانند شحم کے پس نہین واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے کفارہ برابر ہے کہ کہایا ہو اوسکو یا تدہین کی ہو ساتھ اوسکے یا شقوق پاؤن مین۔ اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو خوشبو نہین ہے لیکن اصل خوشبو کے ہے استعمال اوسکا بطریق خوشبو لگانے کے بھی ہوتا ہے اور بطریق دوا کے بھی ہوتا ہے مانند روغن زیتون اور روغن تل کے پس اسمین اعتبار استعمال کا ہے پس اگر استعمال اوسکا بطریق تدہین کے بدن مین ہو حکم اوسکا حکم خوشبو کا ہے اور اگر استعمال اوسکا ماکول مین یا شقاق رجل مین ہو نہین ہے حکم اوسکا حکم خوشبو کا ایسا ہی ہے نہیہ مین۔ طحطاوی۔

اور مراد عضو سے بڑا عضو ہے مانند سر اور پنڈلی اور ران اور ہاتھ کے
اور اگر خوشبو لگائے مانند کان اور ناخن میں پس نہیں لازم آئیگا اوسپر کچھ
ایسا ہی ہے شرنبلالیہ میں اور اعتبار عضو پر چلے ہیں بعض مشائخ قول
محمد سے اخذ کرکے لیکن یہ اعتبار نہیں ظاہر ہوتا ہے کپڑے اور فرش اور
کھانے میں اور بعض مشائخ نے اعتبار کثرت کا کیا ہے نفس خوشبو میں محمد
کے کلام سے اخذ کرکے اور توفیق دی ہے بعض مشائخ نے درمیان
دونوں قولوں کے اسطرح کہ خوشبو اگر قلیل ہے تو اعتبار عضو کا ہے نہ خوشبو کا
پس اگر خوشبو لگائیگا عضو کامل کو لازم آئیگا دم اور اگر ہوگا اقل
عضو کامل سے پس لازم آئیگا صدقہ دینا اور اگر ہو خوشبو بہت پس اعتبار
خوشبو کا ہے نہ عضو کا یہانتک کہ اگر خوشبو لگائے ربع عضو کو لازم آئیگا دم
اور مادون ربع عضو میں لازم آئیگا صدقہ اور تصحیح اسکی کی ہے محیط وغیرہ
میں اور کہا فتح القدیر میں کہ توفیق بھی توفیق ہے اور اعتماد کیا ہے اسی پر
صاحب نہر الفائق نے اپنے اول کلام اور آخر کلام میں اور ایسا ہی اخذ
کیا جاتا ہے اطراف کلام صاحب بحر رائق سے پس چاہیے کہ ہو یہی معتمد
اگرچہ ہیں اکثر تفریعیں اوپر اعتبار عضو کے اور مرجع درمیان فرق قلیل

اور کثیر کے صرف ہے اگر ہو اور جو عرف نہو تو جو واقع ہو نزدیک مثل کے
جیسا کہ بحر رائق مین ہے اور کہا حلبی نے اپنے مناسک مین کثیر وہ ہے
جسکو شمار کرے عارف عدل بہت اور قلیل ما دونا اوسکی ہے پہنچنے مین فرق
ہے درمیان اس کے کہ لگائی جائے کپڑے مین یا مین خوشبو یا ادا دسکی
بس اسے لی تصریح کی ہے فقہا نے اسکی کہ اگر ہونے دیا جائے کپڑا اسکا
دھونی کے جنپر فنکے پس متعلق ہو ساتھ اوس کے بہت اوسے تو لازم
آئیگا اوسپر دینا دم کا اور اگر ہو قلیل پس لازم آئیگا صدقہ دینا اس لئے کہ
فائدہ اوٹھایا ہے ساتھ خوشبو کے اور اگر باندھا مشک یا کافور یا عنبر کو
اپنے تہہ کے کنارے مین لازم آئیگا اوسکو فدیہ دینا اور اگر باندھا عود کو تہہ
کے کنارہ مین نہین لازم آتا ہے کچھ اگرچہ پایا ہو اوسکی بو کو اور اگر سرمہ
لگایا ساتھ ایسے سرمہ کے کہ اوسمین خوشبو نہین ہے کچھ مضائقہ نہین ہے
اور اگر ہو اوس مین خوشبو تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا مگر یہ کہ ہو سرمہ لگانا
دو بار پس زاید دو بار سے تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا ۔ طحطاوی
کہا ابن کمال نے شرح ہدایہ مین اور اختلاف ہے مشائخ کا جد فاصل ہین
درمیان قلیل اور کثیر کے بسبب اختلاف عبارات محمد پس بیچ بعض عبارات کے

گردانا ہی حد کثرت عضو کبیر کو اور بعض عبارتوں مین گردانا ہی حد کثرت کو نفس طیب
مین پس بعض نے اعتبار کیا ہے اول کو اور بعض نے اعتبار کیا ہی ثانی کو پس کہا انہین
بعض نے ہونا طیب کا اسطرح کہ بہت جانی اوسکو دیکھنے والا مانند دو چلو
کلاب اور ایک کف مشک اور غالیہ کے پس وہ بہت ہے اور جسکو
دیکھنے والا بہت نہ جانے وہ بہت نہین ہے اور بعض مشایخ نے اعتبار
کیا ہے کثرت کو ساتھ چوتھائی عضو کبیر کے پس کہا انہین بعض نے
اگر خوشبو لگائے ربع ساق یا ربع ران مین لازم آئیگا دم اور اگر ہو کمتر
ربع عضو کبیر سے لازم آئیگا صدقہ ۔ اور کہا شیخ الاسلام نے اگر ہو
خوشبو فی نفسہ قلیل پس اعتبار عضو کامل کا ہے اور اگر ہو خوشبو کثیر نہین
اعتبار ہے عضو کا آخر ہوا کلام ابن الکمال کا بطور تلخیص کے اور حاصل کلام
شیخ الاسلام توفیق ہے درمیان اقوال ثلثہ کے جو مشایخ کے ہین
یہانتک کہ اگر خوشبو قلیل لگائے عضو کامل مین یا خوشبو کثیر لگائے ربع
عضو مین لازم آئیگا دم دینا اور جو نہین تو لازم آئیگا صدقہ دینا اور تصحیح
کی ہے اسکی محیط مین اور کہا فتح القدیر مین کہ توفیق یہی توفیق ہے اور
ترجیح دیا ہے بحر رائق مین اول کو اور وہ وہ ہے جو متون مین ہے اور

تبیین الحقائق میں ہے کہ قول اوسکا مانند سیر کے یہان ہے واسطے مراد کسی
عضو سے پس نہیں ہے مانند اعضاء عورت کے پس نہ ہوگا کان مثلاً عضو
مستقل اپنے اور ایسا ہی کہا ہے ابن الکمال نے کہ مراد احتراز ہے عضو
صغیر سے مانند ناک اور کان کے بسبب اوس کے کہ پہچانا تو بے کہ جب
اعتبار کیا ہے حاکم شہید میں عضو کامل کو مقید کیا ہے اوسکو ساتھ کبیر
کے پھر جو ذکر کیا کہ ماوزن کامل میں صدقہ ہے یہ قول ابوحنیفہ اور ابو
یوسف کا ہے اور کہا محمد نے کہ واجب ہوگا بمقدار اوس کے پس اگر پہونچ جائے
وہ جگہہ جہان خوشبو لگائی گئی ہے نصف عضو کو واجب ہوگا صدقہ بقدر
نصف قیمت بکری کے اور اگر نہ پہونچی بقدر ربع عضو کو پس واجب ہوگا
صدقہ دینا ربع قیمت بکری کا اور اسی قیاس پر اور کہا بحر رائق میں کہ
اختیار کیا ہے اسکو امام اسبیجابی نے اور اختصار کیا ہے بحر رائق نے
اسپر اور کچھہ خلاف اسمیں نقل نہیں کیا ردالمحتار

بحر رائق میں ہے جب لگائے خوشبو بہت کو اور خوشبو بہت وہ ہے جو
لگ جاوے اکثر مونہہ کو پس لازم آویگا اوس کے لگ جانے سے اکثر
مونہہ کو محرم پر دم دینا کہا کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور یہی

شاہد ہے اسپر کہ عدم اعتبار عضو کا ہے جبکہ پہونچی خوشبو مبلغ کثرت
فی نفسہ کو بحطاوی۔

اور منصوص علیہ فتح میں کثرت طیب ہے۔ طحطاوی۔

خوشبو ایک قسم ہے کہ اوس کے لئے خوشبو ہو مانند زعفران اور بنفشہ
اور یاسمین اور غالیہ اور ریحان اور قطا اور سورس اور کسوم کی خوشبو ہے
اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ قط یعنی کٹ خوشبو ہے اور حظمی میں
اختلاف فقہا ہے اور نہیں فرق ہے خوشبو کے مثل میں درمیان بدن
اور بہتدا اور بچھونے کے۔

اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ نچاہیے محرم کو تکیہ لگانا کثیر رنگے
ہوئے کا ساتھ زعفران کے اور نہ سونا اوسپر پھر نہیں لازم آتا ہے محرم
پر کچھ سوائے خوشبو اور پھولوں خوشبودار کے سے لیکن مکروہ ہے پھر اور
ایسے ہی سونگھنا پھولوں خوشبودار کا مانند سیب کے اور یاسمین اختلاف ہے
درمیان صحابہ کے مکروہ رکھا ہے اسکو حضرت عمر اور جابر نے اور اجازت
دی ہے اسکی حضرت عثمان اور ابن عباس نے۔ فتح القدیر

اگر خوشبو لگائی محرم نے ایک عضو سے کثر میں تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ

بسبب قصور غایت کے اور کہا محمد نے واجب ہے تقدیر صدقہ کی دم سے باعتبار جزو کے ساتھ کل کے یعنی کمتر عضو اگر نصف عضو ہوگا تو قیمت نصف شاۃ کی تصدق کرنا ہوگی اور اگر ربع عضو ہوگا تو قیمت ربع شاۃ کی تصدق کرنا ہوگی علی ہذا القیاس اور منتقی مین ہے کہ جب خوشبو لگائے محرم ربع عضو کو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا موافق اعتبار حلق کے ہدایہ اگر دوا کی ایک پھوڑیکی ساتھ ایسی دوا کے کہ اوسمین خوشبو تھی - پھر نکل آیا دوسرا پھوڑا پھر دوا کی اوسکی ساتھ پہلے پھوڑے کے پس نہین لازم آیگا اوسپر مگر ایک کفارہ جب تک کہ نہ اچھا ہو پھوڑا پہلا فتح القدیر و بحر رائق و عالمگیری -

اور نہین فرق ہے بالقصد خوشبو لگانے اور بدون قصد کے لگانے مین مبسوط مین ہے استلام کیا رکن کا پس لگ گئی اوس کے ہاتھ یا مونہہ کو خلوف بہت پس لازم آیگا دم دینا اور اگر ہو خلوف قلیل پس لازم آیگا صدقہ دینا اور کہا شرط ہے باقی رہنا اوسکا محرم پر ایک زمانہ تک یا نہین منتقی مین ہے بروایت ابراہیم محمد سے کہ جب لگ جائے محرم کے خوشبو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا پس پہنچا محمد سے فرق

درمیان خوشبو لگانے اور کرتا پہننے مین کہ نہین واجب ہوتا ہے دم
یہانتک کہ ہو پہننا اوسکا اکثر دن کہا محمد نے اس لئے کہ طیب متعلق
ہوگی ساتھ اوسکے پس کہا مینے اگرچہ وہ ڈالے اوسکو اوسی ساعت
کہا اگرچہ وہ ڈالے اوسی ساعت اور اوسی متعلق مین ہے بروایت
ہشام محمد سے کہ حلوف نبت اور قیر جب پہونچ جاے محرم کے کپڑے پر
پس دور کردے محرم اوسکو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ اگرچہ بہت ہو
اور اگر لگ جاے محرم کے جسد مین بہت تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا

فتح القدیر

سونگھنا خوشبودار پھلون وریحان کا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		
سونگھنا خوشبودار سیب کا بدون استعمال خوشبو کے کپڑے اور بدن مین مکروہ ہے۔ درمختار	مکروہ	خوشبودار روئیدگی کی سونگھنی مین دو قول ہین۔ ایک قول مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا اور لازم آتا ہے فدیہ سونگھنی سے۔	فدیہ	ابن عمر جابر ایک روایت مین سائب زید سوا ناصر
خوشبودار روئیدگی کی سونگھنی مین ایک روایت مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا لازم آتا ہے فدیہ نزدیک ابی یوسف		دوسرے قول مین جائز ہے سونگھنا اونکا اور نہین ہے فدیہ اونکے سونگھنے مین	نہین فدیہ	حسن مجاہد محمد نافع ایک روایت مین۔ اسحاق عثمان ابن عباس
دوسرے قول مین امام ابوحنیفہ متفق بامام شافعی		المعانی البدیعہ		
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے سونگھے محرم ریحانکو اور نظر کرے بیچ عورت کے اور دوا کرے ساتھ اوس چیز کے کہ کھاتا ہے روغن زیتون اور گھی سے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔ المعانی البدیعہ				
فتاوی ہندیہ مین ہے کہ نہین لازم آتا ہے کچھ سونگھنے ریحان اور خوشبو اور پھلون خوشبودار سے ساتھ کراہت سونگھنے کے۔ ہندیہ	مکروہ	جب محتاج ہو خوشبو کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہے اوسپر فدیہ	فدیہ لازم ہے	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق بام شافعی		مگر زیدیہ کے نزدیک اوسپر فدیہ لازم نہین آتا جب سونگھہ لے اوسکو۔
متفق بام شافعی دوسرے قول مین بیچ ایک روایت کے۔ المعانی البدیعہ	متفق ساتھہ دوسرے قول شافعی کے المعانی البدیعہ	مختلف ہے نقل اوسکی عطا سے اور احمد سے اور یہ اون پھولون مین ہے کہ نہین پکائی جاتی ہے اوسسے خوشبو۔ اور جن پھولون سے خوشبو پکائی جاتی ہے حرام ہے سونگھنا اونکا نزدیک شافعی کے بقول واحد
		نزدیک داود کے نہین ہے فدیہ اوسپر۔ المعانی البدیعہ۔

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
	مکروہ ہے محرم کو بیٹھنا پاس عطار کے خوشبو سونگھنے کے لئے پھر اگر کیا یہ پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ المعانی البدیعہ
کشوم خوشبو کے چیزون مین داخل ہے پس اگر کہا کشوم کو محرم نے اپنے بدن پر واجب ہوگا اوسپر فدیہ۔	کشوم خوشبو کی چیزون مین داخل نہین ہے نہین حرام ہے محرم پر پہنا اوس کپڑے کا جو کشوم سے رنگا گیا ہو۔ المعانی البدیعہ
اور اگر پہنا کپڑا کشوم کا رنگا ہوا اور وہ جب پسینا لاتا ہو اوسمین منتشر ہوتی ہو خوشبو واجب ہوگا اوسپر فدیہ دینا	
حنا یعنی مہندی خوشبو کی چیزون مین سے ہے اور واجب ہے محرم پر اوس کے استعمال سے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	حنا یعنی مہندی نہین ہے خوشبو کی چیزون مین سے اور نہین واجب ہوتا ہے محرم کو فدیہ دینا اوسکے استعمال سے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
		نزدیک عطا کے اگر عمداً ایسا کیا لازم ہے اوسپر فدیہ دینا۔ المعان البدیعہ
متفق بامام شافعی		
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
		جب دھوڈالا خوشبو سے	
		رنگو ہوئے کپڑے کو یہانتک	
		کہ جاتی رہی بو اوسکی یا رنگ	
		ڈالا ایسی چیز مین کر غالب	
		آگئی بو اوس کی خوشبو	
		کی بو پر یا مدت گذر گئی	
		اوسکے رنگ کو اور نہ باقی	
		رہے بو اوسکی اور ہو گیا	
		اسطرح کہ اگر چھڑک دیا جاوے	
		اوسپر پانی نہ رہے بو اوسکی جائز	
		ہے پہننا اوسکا محرم کو۔	
		المعانی البدیعہ	
اگر خوشبو لگائی عضو کامل کو	فدیہ	جب خوشبو لگائی محرم نے	فدیہ ہے
تو اوسپر فدیہ ہے۔		عضو کامل یا بعض کو۔	
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	
اور اگر کمتر عضو سے تو اوسپر صدقہ ہے	صاع	اگر بھولکر یا حرام نہ جانکے	نہین فدیہ
اگر محرم نے بھولکر یا حرام نہ جانکے	فدیہ	خوشبو لگائی ہو تو لازم نہ ہو	
خوشبو لگائی ہو تو لازم ہو		اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ	
اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ			

امام احمد		امام مالک
		مکروہ ہے پہننا اوسکا مگر یہ کہ دھوڈالے اور جاتا رہے رنگ اوسکا۔ المعانی البدیعہ
متفق بامام شافعی ایک روایت میں متفق بامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نہیں فدیہ فدیہ	متفق بامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ

تیل ڈالنا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جب استعمال کیا زیتون اور تل کے تیل کا لازم آئیگا اوسپر فدیہ دینا برابر ہوگا استعمال کرے اوسکا بدن مین یا سر مین مگر یہ کہ۔	فدیہ دینا	جب روغن ڈالا سر مین اور داڑھی مین ایسا روغن کہ خوشبودار نہو مانند تل یا زیتون کے تیل اور گھی کے لازم ہوگا اوسکو فدیہ دینا۔	فدیہ دینا
استعمال کرے اوسکا بطریق دوا کے واسطے محرم کے اور سفوف کے پس نہین فدیہ اوسپر	نہین فدیہ	اور اگر استعمال کیا ایسے روغن کو بدن مین پس نہین ہے فدیہ دینا اوسپر	نہین فدیہ دینا
اور اگر استعمال کیا گھی کا پس نہین فدیہ اوسپر	نہین فدیہ		
تیل ڈالا ہو سر مین بہولکر یا حرام نہ جانکے لازم ہے اوسپر فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	تیل ڈالا ہو سر مین بہولکر یا حرام نہ جانکے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر فدیہ	نہین فدیہ

حنابین مزنی ایک روایت مین اور اکثر علما

قوی عطا ابی ناصر

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
دو روایتین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے دوسری روایت مین ہے نہین ہے فدیہ اوسپر برابر ہے کہ استعمال کرے سر مین یا بدن مین۔	نہین فدیہ	جب استعمال کیا ایسے روغن کو سر مین یا موچھ مین اور ظاہر بدن مین لازم ہوگا فدیہ دینا اور اگر روغن لگایا پاکھنڈی یا عمامہ پس نہین فدیہ دینا ہے اوسپر	فدیہ دینا	اور نزدیک حسن بن صالح کے جب روغن ذالاسر اور داڑھی مین بدون اوسکے کہ خوشبو ہو اوس مین پس نہین لازم آتا ہے کچھ اوسپر
ایک روایت مین متفق بامام شافعی متفق بامام ابوحنیفہ			نہین فدیہ دینا۔	

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
اگر تیل ذوالمحرم نے تیل زیتون کا تو لازم آتا ہے اوسپر دم نزدیک ابی حنیفہ کے۔ اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ۔ ہدایہ اور ذکر کیا ہے تل کے تیل کو مانند تیل زیتون کے مبسوط مین۔ فتح القدیر تیل زیتون کا خالص یا تیل تل کا خالص ہرگاہ کہ طیب کامل یعنی خوشبو کامل نہین ہے یعنی فی نفسہ خوشبو نہین ہے بلکہ اصل خوشبو کی ہے اور من وجہ خوشبو ہے اونکے استعمال سے دم کے لازم آنے مین شرط ہے استعمال اونکا علے وجہ الطیب پس اگر کہا یا زیتون	اور کہا شافعی نے کہ اگر استعمال کیا ہے تیل زیتون کا بالون مین لازم آئیگا اوسپر دم بسبب دور کرنے شعث یعنی پراگندگی کے اور اگر استعمال کیا اوسکا غیر بالو نہین پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ۔ ہدایہ

یا تیل کے تیل کو یا دوا کے ساتھ اون دونون کے شقوق رجلین کے
یا پھٹکا یا اوسکو دونون کانون مین نہ واجب ہوگا اس سے کچھہ اوسپر
بخلاف مشک اور اوسکے مانند کے عنبر اور غالیہ اور کافور سے کہ جزالازم
آتی ہے اسکے استعمال سے بروجہ تداوی کے لیکن مخیر ہوگا جب کہ ہوگا
استعمال اسکا عذر سے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے۔

فتح القدیر

کہانی مین خوشبو یا دوا مین ڈالنا

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
جب پکا لیا ہو اوسکو نہین حرام ہے اوسپر کہانا اور نہ واجب ہوتا ہے اوسکا کفارہ	نہین کفارہ حمید ابن عطا	جب ڈالا ہو خوشبو کو کہانے مین اور مستہلک ہو گئی وہ خوشبو اوس کہانے مین اور نہ باقی رہا نشان	
اور یہی جب کہایا ہو اوس کے طریقہ پر بدون پکانے کے	مجاہد سعید بن جبیر طاؤس نخعی	اوسکا نہ حرام ہوگی وہ کہانے یا پینے کے چیز محرم پر	نہین حرام ہے
نہین فدیہ ہے اوسپر مگر مکروہ ہے	مکروہ ہے		
اوسپر یہ۔ المعانی الیابسہ		اور اگر باقی ہے بو اوسکی	فدیہ دینا لازم ہے
جو خوشبو منقشہ ہے مانند مشک اور		حرام ہے محرم پر کہانا	
عنبر اور غالیہ اور کافور کے اوسکے	خبر الازم ہے	اور پینا اوسکا اور لازم ہوگا	قول ہے
استعمال سے لازم آتی ہے جزا		اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا ہو	
اگرچہ استعمال اوسکا بطریق دوا کے ہو		اور اگر رنگ اوسکا باقی	
درمختار۔ لیکن جبکہ استعمال اوسکا		ہے اور بو اوسکی باقی	
بطریق دوا کے ہو تو مخیر ہوتا ہے		نہین اسمین دو قول ہین	
درمیان دم اور صوم اور اطعام کے		ایک قول مین فدیہ لازم	فدیہ لازم
اگر ڈالا ہو خوشبو کو طعام مطبوخ		آتا ہے۔	آتا ہے
مین تو حکم خوشبو کا نہین ہے		دوسرے قول مین فدیہ لازم	
غالب ہو خوشبو یا مغلوب اور اگر ڈالا ہو		نہین ہے لیکن ظاہر دو قولون مین	
		نہ لازم آنا فدیہ کا ہے	نہین فدیہ

ائمہ مالک

مستفیض بامامۃ ابی حنیفہ — المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
اگر باقی ہے مزا اوسکا پس تین طریق ہین - اصح قول پر مانند باقی رہنے بو کے ہے یعنی فدیہ دینا چاہیے اور کہا گیا ہے کہ مانند باقی رہنے رنگ کے ہے پس اس مین بھی دو قول ہو گئے - المعانی البدلیہ	خوشبو کو طعام غیر مطبوخ مین حکم غالب کا ہے تو واجب ہوگا دم اگر غالب ہوگی خوشبو - اگرچہ نظاہر ہو بو اوسکی اور جو نہ غالب ہوگی خوشبو تو نہ لازم آئے گا کچھ لیکن اگر ظاہر ہو کی بو خوشبو کی تو مکروہ ہوگا کھانا اور اگر ڈالا ہو خوشبو کو پینے کی چیز مین تو اوس مین حکم خوشبو کا ہے غالب ہو یا مغلوب مگر ہان جب غالب ہوگی خوشبو واجب ہوگا دم اور جب غالب ہوگا غیر خوشبو کا تو واجب ہوگا صدقہ مگر جبکہ پی بار سے پینے کی چیز حد بار پس واجب ہوگا دم وقت مغلوب ہونے خوشبو کے بھی اور وہ صاحب عذر ہے

کہا ہے کہ تسویہ درمیان ماکول اور مشروب کے لائق ہے اور
لتر فہ غیر لائق ۔
اگر پہنا ہوا زار معتکف کو نہیں لازم آتا ہے کچھ اسلئے کہ استعمال خوشبو کا
اسنے نہیں کیا ہے ۔
اگر داخل ہوا اوس گھر میں کہ دھونی دی گئی تھی اوس میں اور لگ گیا اوسکے
کپڑے میں کچھ اوس میں سے نہ لازم آئیگا اس سے کچھ ایسا ہی ہے
خانیہ اور تہر الفائق میں ۔ رد المحتار

مونڈھنا یا اوکھیڑنا بالوں کا

حلق کیا بالوں کو تو صدقہ دے نصف صاع گیہوں ۔ درمختار
مونڈھنے بالوں میں اسلئے صدقہ لازم آتا ہے کہ تابع داڑھی کے
ہے اور نہیں پہونچتا ہے تابع داڑھی کو ۔ اور قول ساتھ وجوب
صدقہ کے اسمیں وہ مذہب صحیح ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسمیں
دم لازم آتا ہے طعام حکومت عدل کا اور کہا گیا ہے کہ اسمیں دم
لازم آتا ہے جیسا کہ تحریر کیا ہے اسکو بحر میں ۔ رد المحتار ۔
طعام حکومت عدل کا یعنی جسقدر کہ موئے ہیں لی گئی ہیں نظر کرکے مسکین عادل

کہ کیا ہے نسبت اوسکو ساتھہ ربع داڑہی کے پس واجب ہے تصدق
کرنا اوس کے حساب سے پس اگر ہون مونچھین ربع چوتھائی داڑہی کا
لازم آئے گا تصدق کرنا قیمت ربع بکری کا یا ربع ثمن بکری کا اور علی
القیاس ۔ اور مبسوط مین خلاف اسکا ہے جو ہدایہ مین ہے کہ
کچھہ بال مونچھونکے لینے سے یا کل مونچھونکے لینے سے یا مونڈنے
سے طعام حکومت عدل لازم آتا ہے ۔ کہا مبسوط مین اور نہین ذکر
ہے کتاب مین مونڈنے ساری مونچھونکا سوائے اس کے نہین کہ
اوسمین ذکر ہے کچھہ لینے مونچھونکے بالوںکا کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ
پس بعض اصحاب ہمارے سے وہ ہے جو کہتا ہے جب مونڈے مونچھونکو
تو لازم آئیگا اوسپر دم اسلئے کہ وہ مقصود ہے ساتھہ مونڈنے کے
کرتے ہین اوسکو صوفی وغیرہ ۔ اور اصح یہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے
مونچھونکے مونڈنے سے دم اسلئے کہ وہ طرف لحیہ یعنی ڈاڑہی کے ہین
اور وہ ساتھہ داڑہی کے مانند عضو واحد کے ہین اور جب ہو اکل عضو
واحد نہ واجب ہوگا ربع سے کم مین دم اور مونچھین ربع ڈاڑہی سے
کم ہین پس کافی ہوگا صدقہ دینا مونچھونکے مونڈنے مین ۔ فتح القدیر

نصف صاع گیہون

نصف صاع گیہون

حلق کمتر ربع داڑہی مین صدقہ دے نصف صاع گیہون۔ درمختار
حلق کمتر ربع سر مین صدقہ دے نصف صاع گیہون۔
درمختار مین جو لکہا ہے کہ کمتر ربع راس کے حلق سے نصف
صاع گیہون دینا لازم آتا ہے ظاہر اوسکا مانند کمتر کے
یہہ ہے کہ واجب نصف صاع ہے اگرچہ ہو ایک بال لیکن
خانیہ مین ہے کہ اگر اوکہیڑے سر سے یا ناک سے یا داڑہی
سے چند بال تو لازم آتا ہے واسطے ہر بال کے دینا لپہر
طعام کا اور خزانۃ الکمل مین ہے کہ لازم آتا ہے ایک گوچہہ بالون مین
نصف صاع پس ظاہر ہوا کہ کلام مصنف مین اشتباہ ہے اسلیے
نہین بیان کیا ہے صدقہ کو اور نہین تفصیل کیا ہے اوس کو
ایسا ہی ہے بحر رائق مین ۔ رد المحتار

مناسک فارسی مین ہے کہ ساقط ہونے سے ایک جز کے
سر اور داڑہی کے بالون مین سے وقت وضو کے لازم
آتا ہے لپہر طعام نزدیک امام محمد کے اور یہ خلاف ہے
اوسکے جو فتاوی قاضیخان مین ہے ۔ کہا قاضیخان نے

اگر اونٹ سے چند بال سر یا ناک یا داڑھی سے لازم آتا ہے بعض ہر بال کے لپ بھر طعام تصدق کرنا انتہی مگر یہ کہ زاید ہو تین بال پر پھر اگر پہونچے دس بال پر لازم آئیگا دم اور ایسا ہی ہے جبکہ روئی پکا تا ہو پس جل جاوین یکائے مین بال یا دس بال یا تین دم کا لازم آنا غیر صحیح ہے اس لئے کہ جانا تو نے کہ جسقدر مین دم واجب ہوتا ہے وہ چوتھائی سر اور داڑھی کا ہے - ہان تین بالون مین لپ بھر طعام تصدق کرنا لازم آتا ہے اور خزانہ اکمل مین ہے کہ ایک گچھا بالون مین نصف صاع تصدق کرنا لازم آتا ہے - فتح القدیر

امام ابو حنیفہ			امام شافعی			امام احمد	امام مالک		
			ایک دو روایتیں نہیں	واجب کا فدیہ		متفق بالام		ایک روایت	
			حرام احرام والی کی	ہے	علماء	شافعی		میں متفق	
			مونڈنا بدن کا تو کا					بالام شافعی	
			اور واجب ہے					دوسری روایت	
			فدیہ۔ المعانی البدیعہ					میں نہیں	نہیں اہل ظاہر
								حرام ہے	فدیہ
نہیں جانتا ہو		صاحبین	جانتے محرم کے		اکثر علماء			محرم پر مونڈنا	
احرام والی کے			لئے مونڈنا غیر					بدن کے بال	
لئے یہ پھر اگر کیا		معتی	احرام والی کے					کا اور نہیں	
احرام والی نے یہ	صدقہ	ورشغال	بال کا اور کاٹنا					واجب ہے	
لازم ہو اور سکو صدقہ	دینا		ناخن کا اور کچھ					اسکے فدیہ	
دینا ایسا ہی نقل			نہیں لازم آتا ہو					المعانی البدیعہ	
کیا ہو شافعی نے			اوپر اسکے			متفق بالام			
کہ لازم ہو اوپر			المعانی البدیعہ			شافعی			
فدیہ دینا امام									
ابو حنیفہ سے									

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		دیگر علما	
		جب مونڈا ہوگا اپنے بالونکو	دم لازم ہے	نزدیک اسحاق کے	
		بھولکر لازم آئیگا اوسپر دم		نہین لازم آتا ہے	
		جب محتاج ہو مونڈنے	فدیہ ہے	اوسپر کچھہ اسکو اختیار ہے	
		بال کا اور کیا ہوا اوسکو		ابن منذر نے۔	
		لیس لازم ہے اوسپر فدیہ		نزدیک داؤد کے	
		المعانی البدلیہ		نہین فدیہ ہے اوسپر	
اگر ہو مونڈنے والا	صدقہ	جب مونڈے ہون محرم نے	فدیہ مخلوق پر		
محرم پس لازم		سر کے بال ساتھہ اپنے			
ہے اوسپر صدقہ		اذن کے واجب ہوگا		نزدیک عطا کے اگر	
اور اوپر مخلوق کے		فدیہ مخلوق پر اور نہ	کچھہ نہین	ہو حالق محرم لازم ہوگا	
فدیہ۔		واجب ہوگا حالق پر یعنے	حالق پر	حالق اور مخلوق پر	
المعانی البدلیہ		مونڈنے والے پر کچھہ محرم ہو		فدیہ۔	
		یا غیر محرم۔			
		المعانی البدلیہ			

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
	جب مونڈوائے جاہین بال محرم کے اکراہ سے یا سوتے ہوئے لازم آئیگا محرم پر فدیہ -			
	ایک دو قولونمین محرم ہو یا حلال	فدیہ	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی
متفق ساتھہ دوسرے قول شافعی کے اور اختلاف کیا اصحاب ابو حنیفہ نے کہ کیونکر رجوع کرے ساتھہ اوپر حالق کے پس کہا اکثر اونکے کہ رجوع نکرے اور کہا ابو جانم نے کہ رجوع کرے۔	دوسرا قول واجب ہے فدیہ محلوق پر اور رجوع کرے ساتھہ اسکے اوپر حالق کے المعانی البدیعہ			

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		
اگر مونڈے چوتھائی سر کو لازم آتا ہے اوسپر دم	دم	جب مونڈے محرم سر کے تین بال یا زاید واجب ہے اوسپر فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	
اگر مونڈے کمتر چوتھائی سر تو لازم آتا ہے اوسپر صدقہ مراد صدقہ سے نصف صاع طعام	صدقہ نصف صاع طعام	جب مونڈے ہون سر کے کمتر تین بال سے پس تاوان دار ہی	تاوان دار	نزدیک مجاہد عطا نہین تاوان دار
نزدیک ابی یوسف اگر مونڈے آدہے سر کو لازم ہوگا اوسپر دم	دم	جب مونڈا ہو ایک بال یا دو بال کو تو اوسمین تین قول ہین		
اگر مونڈے آدہے سر کو لازم ہوگا اوسپر صدقہ۔	صدقہ	ایک قول مین بعوض ایک بال کے ایک ہے۔ اور دو بالون مین دو مد ہے۔	یک مد	
		دوسرے قول مین بعوض ایک بال کے	دو مد	حسن
المعانی البدیعیہ		ایک درہم اور بعوض دو بال کے دو درہم ہے	یک درہم	
		تیسرے قول مین ایک بال مین تہائی دم ہے اور دو بال مین دو تہائی دم ہے۔ المعانی البدیعیہ	دو درہم	

امام احمد		امام مالک	
دو روایت ہین		اگر مونڈے اپنے سر مین سے	دم ہے
ایک روایت مین قول اونکا		اوسقدر کہ خاص ہوا سے دور	
مانند قول شافعی کے ہے		کرنا ایذا کا سر سے پس لازم	
دوسری روایت مین قول اونکا		ہوگا اوسپر دم۔	
یہہ ہے کہ نہین لازم ہوتا ایسے		اور اگر مونڈے اوسقدر کہ	
دم مگر چار بالون کے مونڈے		نہ خاص ہوا سے دور کرنا	نہین دم
سے۔		ایذا کا پس نہین لازم ہے	
تین روایت ہین		اوسپر دم۔	
ایک روایت بعوض ایک بال ایک	بکٹ	المعانی البدیعہ	
دوسری روایت مین ایک کف	ایک کف		
طعام ہو۔	طعام		
تیسری روایت مین ایک درہم	ایک درہم		
المعانی البدیعہ			

کف طعام

اگر ٹوٹے دھو کرنے مین تین بال داڑہی کے لازم ہوگا صدقہ ایک کف طعام سے ۔ خزانۃ المفتین۔

اور اگر مونڈا یعنی زایل کیا چوتھائی سر یا داڑہی کے بالونکو یا مونڈا پیچہنے لگانے کی جگہ کے بال کو گلے مین سے پیچہنے لگائے یا مونڈلیا ایک بغل کے بالونکو یا سارے سینہ کے بالون کو یا سارے گردن کے بالونکو لازم آئیگا دم دینا

دم دینا

اور بال پیچہنے کی جگہ کے گلی مین سے اگر مونڈے جاہین اور پیچہنے لگائے نہ جاہین تو دم دینا لازم نہ آئیگا بلکہ صدقہ دینا لازم آئیگا جیسا کہ بحر رایق مین ہے فتح القدیر سے درمختار

مونڈنے سے زائل کرنا جو مراد لیا اس مین افادہ اسبات کا ہے کہ حکم اوکھیڑنے اور کاٹنے کترنے کا ساتھہ نورہ کے اور کاٹنے کا ساتھہ دانتونکے حکم مونڈنے کا ہے ایسا ہی ہے ہدیہ مین۔ طحطاوی

ارادہ کیا مونڈنے سے دور کرنا استرہ سے یا غیر استرہ سے

باختیار یا بدون اختیار کے بہہ زایل کیا بالونکو ساتھ لورہ سکے یا
اوکھیڑا داڑہی کے بالونکو یا جل گئے بال اوس کے روئی لپکاسے
سے یا چھوا بالونکو ہاتھ سے اور گر گئے بال پس وہ مانند مونڈنے کے
ہے بخلاف اس کے کہ جب گر جاوین بال بیماری سے یا آگ سے
ایسا ہی ہے بحر مین محیط سے۔ شامی کہتا ہے کہ مین کہتا ہون کہ بعضون نے
ہے کتروانیکو بہی جیسا کہ لباب مین ہے کہا شارح لباب نے اور تصریح
کی گئی ہے اسکی کافی اور کرمانی مین اور یہی صواب ہے۔ یہ قیاس
تحلیل یعنی حج سے باہر آنے کے اور واقع ہے کفایہ شرح ہدایہ مین
کہ کترواننا موجب دم نہین ہے۔ رد المحتار

اور بغل اور زیر ناف اور گردن کے بال مونڈنے مین کل بغل اور
کل زیر ناف اور کل گردنکے قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ ربع ان اعضا
کا بعوض کل کے معتبر نہین ہے اس لئے کہ عادت جاری نہین ہے
اقتضا کرنے کی اسکے بعض پر پس نہوگا مونڈنا بعض کا انتفاع کامل
بخلاف چوتہائی سر اور ڈاڑہی کے اس لئے کہ عادت ہے بعض لوگونکی
اور وہ جو محیط مین ہے کہ اکثر گردن مانند کل گردن کے ہے اس لئے کہ

جس عضو کا بدن مین نظیر نہین ہے اگر اوسکا قایمقام کل سے ہے ضعیف
ہے اور ایسا ہی ضعیف ہے جو خانیہ مین ہے کہ بغل جب کثیر الشعر ہو
تو اوس محل مین اعتبار چوتھائی کا ہے واسطے وجوب دم کے اور جو
کثیر الشعر نہو تو اعتبار وجوب دم کے لئے اکثر کا ہے اور مذہب حنفیہ
وہ ہی جو ذکر کیا ہے مصنف نے کہ اعتبار چوتھائی سر اور داڑھی مین ہے
اور اعتبار کل کا غیر سر اور داڑھی مین ہے لازم آتے ہین ایسا ہی ہے
بحر مین [illegible] اور [illegible] مین مذکور ہے کہ مانند مونڈنے ایک بغل
اور موے زیر ناف اور موے گردن کے ہے مونڈنا سینہ یا پنڈلی یا کہونی
یا ران یا بازو یا پہونچے کی بالونکا ہے کہ انکے مونڈنے سے دم لازم
آتا ہے اور بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اگر ایک عضو سے کمتر کو ان
اعضا مین مونڈے گا صدقہ لازم آئیگا اور نہین قایم ہے چوتھائی کسی
عضو کا ان اعضا مین سے مقام کل عضو کے کہا شارح لباب نے کہ اس
قول مین کہ بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اشارہ اوسکی طرف ہے جو
مبسوط مین ہے کہ جب مونڈے کسی عضو کو کہ مقصود ساتھ مونڈنے
کے ہو تو اوسپر دم لازم آتا ہے ۔ اور اگر مونڈے اوس عضو کو کہ نہیں ہے مقصود

پس صدقہ لازم آتا ہے۔ پھر کہا اونمین سے جو مقصود نہین مونڈنا سینہ و
پنڈلی کے بال ہین اور اونمین سے جو مقصود ہین مونڈنا سر اور دونون بغلون کے
بال کا ہے اور مثل اسکے بدایع اور تحفہ تاسخی مین ہے اور منیہ مین ہے
اور جو مبسوط مین ہے وہ صحیح تر ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ وہی حق ہے
آخر ہوا کلام شارح لباب کا اور حاصل یہہ ہے کہ ہر واحد بغل اور زیر ناف
اور گردن سے مقصود بالحلق متنہا ہے پس واجب ہوگا ساتھ اوسکے دم
اور نہ قایم ہوگا چوتہائی اوسکا مقام کل کے اوسوجہ سے جو گذرے بخلاف
سینہ اور پنڈلی اور اونکی مانند کے پس واجب ہوگا اونکے مونڈنے سے
صدقہ کہا فتح القدیر مین اسلیے کہ مقصد اونکے مونڈنے کیطرف سوا اسکے
نہین کہ اونکے غیر کے ضمن مین ہے کہ اسواسطے کہ عادت نہین ہے لوزہ
لگانے کے لیے پنڈلی مین بلکہ عادت ہے لوزہ لگانے کی مجموع مین
پیٹ سے قدم تک پس ہوگی پنڈلی بعض مقصود بالحلق کا کہا ہیچ حجر رایق
کے پس اوپر اس کے پس تقیید ساتھ تخنیہ کے ہے واسطے احتراز کے ہے
صدر اور ساق سے اون چیزون مین سے کہ نہین ہے مقصود اور جان تو
مونڈنا متفرق جمع کیا جاتا ہے مانند خوشبو کے پس اگر مونڈا یا ہو ربع سر کو

متفرق جگہ ہین پس لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے لباب مین اور قریب
آتا ہے کہ موئچھہ کو مونڈنے مین صدقہ دینا لازم آتا ہے۔ ردالمحتار
اگر مونڈا سر کو بدون ضرورت کے لازم آئیگا اوسپر دم اور نہ کافی ہوگا
اوسے سوا دم کے ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین سابر ہے کہ سر کو
مونڈا ہو حرم مین یا غیر حرم مین ابی حنیفہ اور محمد کے قول مین اور کہا ابو یوسف
نے اگر مونڈا ہو سر کو غیر حرم مین نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہی ہے جبکہ مونڈا ہو چوتھائی سر یا تہائی کو تو واجب
ہوگا اوسپر دم۔ اور اگر مونڈا ہو چوتھائی سے کم کو تو لازم آتا ہے اوسپر
صدقہ ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین اور جب مونڈا ہو چوتھائی ڈاڑہی کو
یا زاید کو تو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر مونڈا ہو کمتر کو چوتھائی ڈاڑہی سے
لازم آئیگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ اور اگر مونڈا ہو
ساری گرونکو لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر مونڈا
ہو زیر ناف یا دونون بغلون کو یا کانونکے بال اوکھیڑے ہون یا ایک
کے لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔
اور اگر مونڈا ہو ایک بغل مین سے اکثر کو واجب ہوگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے

شرح طحاوی مین اگر مونڈا ہو پچھنے لگانے کی جگہ لازم آئیگا اوسپر دم
قول ابی حنیفہ مین ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور اگر لیا ہو مونچھہ کو
دیکھا جاوے جو لیا گیا ہے کسقدر ہے چوتھائی ڈاڑھی سے پس واجب
ہوگا اوسپر طعام موافق اوسکے یہانتک اگر ہوگا مانند چوتھائی ربع ڈاڑھی
کے لازم آئیگا ربع قیمت بکری کا ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور جبکہ مونڈا
ہوگا عضو کامل کو پس لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر مونڈا ہوگا بعض عضو
کامل کو پس لازم ایگا اوسپر صدقہ اور مراد اس عضو سے ران اور پنڈلی
اور بغل ہے نہ سر اور داڑھی ایسا ہی ہے محیط مین ۔
اور اگر اوکھیڑے ہون ناک و سر یا داڑھی سے چند بال تو ہر بال کے
عوض مین لپ بھر طعام دینا آئیگا ایسا ہی ہے قاضیخان مین اور اصلع
یعنی گنجے کے بال اگر ربع سر سے کمتر ہون تو اوسپر صدقہ لازم آتا ہے مونڈنے
سے اور اگر پہونچ جاوین ربع سر کو تو اوسپر مونڈنے سے دم لازم آتا ہے
ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین ۔ جب محرم روئی پکاتا ہو
پھر چل جاوین بعض بال اوسکے صدقہ دے اور جب کھجاوے محرم سر کو
یا داڑھی کو پس گرا ہوا ہے بال تو اوسپر صدقہ دینا لازم ہے ۔ ایسا ہی ہے

سراج وہاج مین —

جب مونڈا ہو محرم نے سر کو اور لیا ہو ڈاڑہی کو اور دونون بغلون کو اور کل بدن اپنے کو اگر کیا ہو اوسکو ایک مقام مین تو لازم ہے اوسپر ایک دم اور اگر کیا ہو ہر ایک کو انمین سے ایک ایک مقام مین تو بموجب ہر عضو کے ایک ایک دم لازم آئیگا اور یہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور اگر مونڈا ہو سر کو پہر ارادت دم کی ہو اوسکے لئے اور ہنوز محرم اوسی ایک مقام مین ہو۔ پہر مونڈا ہو ڈاڑہی کو لازم آئیگا اوسکو دوسرا دم دینا اور اگر مونڈا ہو ایک مجلس مین ربع سر کو اور دوسری مجلس مین دوسرے کو اسیطرح ربع تیسرے اور چوتھے کو یہانتک کہ کل سر مونڈوالا ہو چار مجلس مین لازم آئیگا اوسکو ایک دم دینا اتفاقاً۔ جب تک کہ کفارہ نہ دیچکا ہو اول ربع کا ایسا ہی ہے فتح القدیر مین —

جب مونڈے محرم سر دوسرے محرم یا غیر محرم کا تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ برابر ہے کہ ہو مونڈنا اوس دوسرے کے امر سے یا بغیر امر کے طالع ہو وہ دوسرا یا اکراہ کیا گیا ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین۔

اگر مونڈا ہو غیر محرم نے سر محرم کا اوس کے امر سے یا بدون اوس کے

امر کے لازم آئیگا کفارہ دینا محرم پر اور نہ پھیر لیگا اوس کفارہ کو محرم مونڈنے والے سے ایسا ہی ہے فتاوی ناصیخان مین۔

اگر یا محرم سے سو بچے شپر محرم کو کہا ہے جو جا ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین۔ اور حکم اوکھیر نے اور کاٹنے اور نورہ لگانے کا اور دانتون سے اوکھیر نیکا بحکم حلق کیا ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ فتاوی عالمگیری

منیا یک فارسی مین ہے کہ اگر گر جائین کچھ بال اور ڈاڑھی کے بالون مین سے نزدیک دعنو کے لازم آئیگا لپ بھر طعام مگر یہ کہ زاید ہو جائین تین بال پر پس اگر پہنچ جائین دس بال پر لازم آئیگا دم دینا اور ایسے ہی جب روئی پہنا ہوا در جل جائین کچھ بال اوسکے فتح القدیر مین کہا کہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ جانا تونے تقدیر دین کے واسطے دم کے۔ اور تین بالونمین لپ بھر کہا نا ہے محمد سے اور وہ خلاف اوس کے ہے جو خانیہ مین ہے کہا خانیہ مین کہ اوکھیر اسر یا ناک یا ڈاڑھی سے بالونکو تو لازم آتا ہے لپ بھر طعام و بنا بحوض ہر بال کے اور خزانہ مین ہے کہ ایک گچھہ بالونسے نصف صاع طعام لازم آتا ہے۔ نہر الفائق۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
ابی لیلیٰ نے حکایت کیا ہے ابو حنیفہ سے جو شرب اوسکا ہے یعنی ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور نہیں تخییر المعانی البدیعیہ	فدیہ واجب ہوتا ہے سر کے مونڈنے سے وہ علی التخییر ہے چاہے دم دے بطور ہدی کے اور چاہے روزہ رکھے تین دنکے اور چاہے کھانا کھلاوے چھ مسکینونکو ہر مسکین کو دو مد گیہون وغیرہ دے فدیہ مونڈنے کا استدلال کرجس سے ایذا دور ہو تخییر پر ہے باوجود قدرت اور عدم عذر کے اور ایسا ہی ہے بھی جب خوشبو لگائے یا پہنے المعانی البدیعیہ

امام احمد	دیگر علما
گیہون مین ایک مد ہے اور کھجور مین نصف صاع۔ متفق ہ قول ابو حنیفہ و ابی ثور کے المعانی البدیعہ	نزدیک ثوری کے گیہون مین نصف صاع ہے۔ اور کھجور اور جو منقی مین ایک صاع۔ المعانی البدیعہ نزدیک حسن اور عکرمہ اور نافع کے روزہ دس درمکے ہین اور صدقہ دینا مسکین کا المعانی البدیعہ نزدیک ابی ثور کے جب بلا کرے پھر ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور نہین تخییر ہے۔ المعانی البدیعہ

ناخن کاٹنا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
	جائز ہے محرم کے لئے	اکثر علما	متفق باامام	متفق باامام شافعی
	کاٹنا اسکے ناخن کا		شافعی	
	اور کچھ نہیں لازم آتا ہے			
	اوسپر اسمین			
جب ٹوٹ گیا جو	جب ٹوٹ گیا ہو ناخن			نزدیک قاسم صاحب
ناخن محرم کا پس	محرم کا پس کاٹ ڈالا			مالک کے جب محتاج
کاٹ ڈالا ہو اوسکو	ہو اوسکو پس نہیں			ہو تو ہو ڑی سی دوا
پس لازم آتا ہے	لازم آتا ہے اوسپر			کر سکتا زخم اوسکا اور
اوسپر کچھ	کچھ۔ المعانی البدیعہ			نہ ممکن ہو دوا کرنا
المعانی البدیعہ				مگر ساتھ کاٹنے ناخن
				کے پس کاٹے ناخن کو
				پس نہیں ہے کچھ
				اوسپر۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		امام احمد حنبل
اگر کاٹا پانچ ناخن کو ایک عضو سے لازم ہوگا ایک دم ۔ اور اگر کاٹا کئی عضو سے نہ لازم ہوگا دم اور پھر صدقہ ہے ۔ اور اگر کاٹا پانچ ناخن کو دو عضوون مین سے پس اوسپر صدقہ ہے ۔ نزدیک محرم کے اگر کاٹا ہو پانچ ناخن کو لازم آئیگا اوسپر دم ۔ برابر ہے کہ وہ پانچون ناخن ایک عضو سے کاٹے ہون یا دونون عضوون سے ۔ المعانی البدیعہ	دم صدقہ دم	حکم ناخنونکا حکم بالونکا ہے حرف بحرف پس جب کاٹا ہو محرم نے تین ناخنون سے کمتر ہونگے اوسمین تین اقوال جو بالونکو موندنے مین ہین ۔ اگر کاٹا تین ناخن یا زیادہ کو پس اوسپر دم لازم ہے ۔ المعانی البدیعہ	دم	مستفی بقول شافعی المعانی البدیعہ

اگر کاٹا دونون ہاتھون یا دونون پانون یا سب دونون ہاتھ اور
دونون پانونکے ناخن کو ایک مجلس مین لازم آئیگا دم دینا —
اور اگر متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے ہونگے تو دم متعدد لازم آئیگے
بشرطیکہ محل ایک نہو اور جب ایک محل مین متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے
گئے ہونگے تو ایک ہی دم لازم آئیگا جیسے کہ ایک ہی دم لازم آتا ہے اوس
صورت مین کہ سونڈا ہو دونون بغلونکے بال دو مجلس مین یا سارے سر کے
بال چار مجلس مین بشرطیکہ کفارہ اول بار کا نہ دے چکا ہو۔ درمختار
کاٹا ہو ایک ہاتھ یا ایک پانون کے ناخن کو جب بھی دم لازم آتا ہے
اسلئے کہ ربع عضو ما تتکمل کے ہے۔ درمختار
اگر کاٹا ہو محرم نے ناخن غیر محرم کو کہلائے جو چاہے ایسا ہی ہے
ہدایہ مین — اور نہین جائز ہے محرم کو کاٹنا ناخن کا پس اگر کاٹا ہو محرم نے
ناخن کو ایک ہاتھ یا ایک پانون کی بلا ضرورت کے تو لازم آئیگا اوسپر
دم دینا اور ایسا ہی ہے جب کاٹا ہو محرم نے ناخن کے دونون ہاتھون
اور دونون پانون کے ایک مجلس مین کافی ہوگا اوسکو ایک دم دینا
اور اگر کاٹا ہو تین ناخنون کو ایک ہاتھ کے یا ایک پانون کے جب ہوگا

اوسپر صدقہ دینا اور واسطے ہر ناخن کے نصف صاع گیہون دینا ہوگا مگر یہ
پہونچے قیمت طعام کی دم کو تو کم کرے جسقدر چاہے - اگر کاٹے ہون پانچ
ناخن ایک ہاتھ کے اور کفارہ اوسکا نہ دیا ہو پھر کاٹے ہون ناخن دوسرے
ہاتھ کے اگر وہ ایک مجلس مین لازم آئیگا اوسپر ایک دم دینا اور اگر ہو پھر
کاٹنا دو مجلس مین تو لازم آئیگا اوسپر دو دم دینا اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخن
کو ایک ہاتھ سے ایک مجلس مین اور مونڈا ہو چوتھائی سر کو اور خوشبو لگائی ہو
ایک عضو کو مجلس واحد مین یا مختلف مجلسون مین تو لازم آئیگا اوسپر بعوض
ہر جنس کے دم علیحدہ اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخنونکو چار عضو متفرق سے واجب
ہوگا صدقہ واسطے ہر ناخن کے نصف صاع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین
اور ایسا ہے اگر کاٹے ہون ہر عضو سے اعضاء اربع مین سے ناخن واجب
ہوگا اوسپر صدقہ اگرچہ سارے اون ناخن کے سولہ ہون بعوض ہر ناخن کے
نصف صاع گیہون دینا لازم آتا ہے مگر جبکہ پہونچے قیمت طعام کی دم کو
پس کم کردے اوسسے جو چاہے - ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین -
اگر ٹوٹ جاوے ناخن محرم کا اور لگا ہوا ہو پھر لے لے اوسکو پس کچھ
نہین لازم آتا ہے اوسپر لے لینے سے ایسا ہی ہے کافی ہین - اور حکم

اوکھیڑنے اور کاٹنے اور نورہ لگانے کا اور دانتوں سے اوکھیڑنے کا
حکم حلق کا ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج میں۔

فتاوی عالمگیریہ

جوتہ و موزہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی			امام احمد		امام مالک
جب نہ پائے	جب تک محرم جوتیاں	نہیں ہے	اکثر علما	جائز ہے اونکو	عطا ابن	مستفتی
محرم جوتیاں نہ	تو پہنے موزے بیچ سے	فدیہ		پہننا موزون	ابی رباح	بابا میں شافعی
موزے بیچ سے	کاٹے اور نہیں ہے			کا اور نہیں ہے	سعید بن	المعانی البدیعہ
کاٹے جائز ہے	فدیہ اوسپر اور اگر پہنا موزونکو	فدیہ لازم		فدیہ دینا اوسپر	سالم	
المعانی البدیعہ	موزونکے طور پر لازم آئیگا	ہے		المعانی البدیعہ		
	اوسپر فدیہ۔					
	نہیں جائز ہے پہننا موزے					
	کا جو کٹا ہوا ہو گھٹنوں					
	نیچے سے باوجود نعلین					
	کے اور ایسے ہی ناجائز نہیں					
	ہے پہننا تسکین کا جائز ہے					
	المعانی البدیعہ					

فیجوز جو در المختار کی عبارت مین ہے تفریع ہے اوسپر جو سمجھا گیا ماقبل سے
جواز پہننے اوس چیز کا جو نہ چھپائے کعب کو جو وسط قدم مین ہے اور سر موزہ
کہا گیا ہے کہ وہ مسمے ہے ساتھ بابوج کے اور ذکر کیا ہے حموی نے
کہ ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو صرمہ کہا شامی نے کہا ہون مین
ظاہر تر اول ہے اسلئے کہ صرمہ معروفہ اب وہ ہے جو باندہا جاتا ہے پاؤنمین
ایڑی کیطرف سے اور چھپاتا ہے وہ ایڑی کو اور ظاہر یہ ہے کہ نہین جائز ہے
چھپانا ایڑی کا پس واجب ہوگا جب کہ پہنے اوسکو یہ کہ نہ باندہے ایڑی سے
اور جب کہ ہو موزہ صرمہ کا یا موزہ بابوج کالنبا اسطرح کہ چھپائے کعب کو کہ
وسط قدم مین ہے کاٹ ڈالے زاید کو جسقدر کہ چھپاتا ہو کعب کو یا پہرے
اوسکے بہتیرا کپڑا اسطرح کہ منع کرے داخل ہونے سے سارے قدم کے اور
نہ پہونچے موزہ اوسکا کعب تک اور تحقیق کیا ہے اسکو وقت احرام مین واسطے
احتراز کے کاٹنے موزہ بابوج سے اسلئے کہ اسمین تلف کرنا مال کا ہے۔
پس جائز ہے پہننا سر موزہ کا نہ پاتا ہو نکا۔ درمختار۔
اور محرم پہنے کرے موزونسے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین کو تو کاٹ ڈالے دونون
موزونکو کعبین کے نیچے سے کعب کے تسمہ بندہنے کی جگہ سے۔ درمختار

اور مراد کاٹنا دونون موزونکا اسطرح ہے کہ مکشوف ہو ٹخنے دونو کعب
اور مافوق دونو کعب سے جو پنڈلی ہے نہ کاٹنا موضع کعبین کا۔
اور جوتے سے مراد تسمہ دار جوتی جسکو اہل حرمین پہنتے ہین۔ ردالمختار
اور اگر پہنے گا موزونکو بدون کاٹنے کے دن بھر تو لازم آئیگا اوسپر
دم دینا اور دن بھر سے کم مین لازم آئیگا صدقہ دینا ایسا ہی ہے لباب مین
ردالمختار

اور یہ جو در مختار مین ہے کہ محرم پہنچکر ے موزونکو مگر یہ کہ نہ پائے
جوتونکو گویا بیان ہے کہ اگر پائے محرم جوتونکو نہ کاٹے اوسکو اسلئے کہ اسمین
تلف کرنا مال کا ہے بدون حاجت کے افادہ اسکا کیا ہے بحر مین اور وہ جو
نسبت کیا ہے طرف امام کے واجب ہونا فدیہ کا جبکہ کاٹے دونون موزونکو
باوجود جوتیونکے سو وہ خلاف مذہب کے ہے۔ ایسا ہی ہے شرح
لباب مین۔ ردالمختار

اور نہ پہنے محرم موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو کعبین سے ایسا ہی ہے
قاضیخان مین۔ اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم ہین جہانتک
تسمہ باندھا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبین مین اور نہ پہنے موزے جبتک کہ نہ پہنچ پائے ایسا ہی

محیط میں فتاوی قاضی خان سے یہ ہے

نہانا داخل ہونا حمام میں دور کرنا میل وغیرہ کا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
جب ہو محرم کے بدن پر میل جائز ہے اوسکو دور کرنا حمام وغیرہ میں اور نہیں ہے فدیہ اوسپر۔ المعانی البدیعہ شرح لباب میں ہے اور مستحب ہے کہ نہ زائل کرے میل کو ساتھ جس پانی کے کہ ہو بلکہ قصد کرے غسل سے لہاتار کو یا رفع غبار و حرارت کو۔ رد المحتار	نہیں فدیہ	محیط السرخسی	متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ
دور کرنا میل کا نہانے میں محرم کو مکروہ ہے جیسا کہ خارج آوے نہانے میں سے۔ طحطاوی			

امام احمد حنبل	امام مالک	
متفق با امام ابوحنیفہ المغنی البدیعہ	نہیں جائز ہے دور کرنا اوسکا اور جب دور کرے گا لازم آئیگا اوسپر فدیہ۔ المغنی البدیعہ	فدیہ ہے

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل
کرنے سے ۔ درمختار

داخل ہونے حمام پر صاحب درمختار نے حدیث بیہقی سے کہ داخل ہوئے
آنحضرت حمام مین بیچ حجفہ کے استدلال کیا طحطاوی نے نہر الفایق سے
اس حدیث مین اتنی زیادت نقل کے فرمایا آپ نے مایعیاء اللہ ماء وساخنا
یعنے باک نہین رکھتا ہے اللہ ساتھ ہمارے میلوں کے اور کہا طحطاوی نے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ آنحضرت حمام مین ہرگز داخل نہین ہوئے
ہین اور نہین احداث ہوا تھا حمام کا عہد آنحضرت صلعم مین بیچ جزیرہ عرب
کے چنانچہ نقل کی ہے اسپر حفاظ حدیث نے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے غسل
آنحضرت کا نہانے پر گرم پانی سے اسلئے کہ حمام کا اطلاق آتا ہے گرم پانی
پر پھر ظاہر اس حدیث کا منافی ہے اوسکے جو پہلے گذرا خزانہ اور فہستانی
سے کہ مکروہ ہے محرم کو دور کرنا میل کا اور عبارت خزانہ کی یہ ہے وینبغی
للمحرم ان لایزیل التفث عن نفسہ ۔ یعنی سزاوار ہے محرم کے لئے کہ
نہ دور کرے میل کو اپنے آپ سے اور اسلئے نظر کی ہے اسمین ہر ہندی
نے اور نقل کیا ہے حمری نے صحاح جوہری سے کہ تفث مناسک حج سے

جو ہو مانند ناخن اور بیونکے کترنے زیر ناف کے مونڈنے سے اور جمل کہا
ہے تفث جو مذکور ہے خزانہ میں اسپر اور اس تقدیر پر دور کرنا سبیل کا غیر
مکروہ ہوگا اور صریح فقہاء کی کراہت ہے اسلئے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ
دسنے حمام سے یعنی غسل کرنے سے لیکن اس حیثیت سے کہ نہ دور کرے
سبیل کو۔ طحطاوی۔

کہا شیخ کرخی نے کہ مقدار تفث وہ کترنا بالوں کا اور مونڈنا سر کا اور کترنا
ناخنوں کا اور اکثر نا بغل کے بالوں کا اور مونڈنا عورت کے زیر ناف کا ہے اور
کہا گیا ہے تفث وہ میل ہے جو درازی بال اور ناخن سے ہوتا ہے
اور مقدار تفث دور کرنا اوس میل کا ہے۔ سراج وہاج۔

ذکر کیا ہے نووی نے کہ حدیث بیہقی کے کہ حضرت داخل ہوئے حمام میں
حجفہ میں ضعیف ہے یقیناً اور کہا ابن حجر نے شرح شمائل میں کہ موضوع
ہے باتفاق حفاظ کے اور نہیں جانا گیا ہے حمام انکے بلاد میں مگر بعد
موت نبی صلعم کے۔ ردالمحتار

نہیں مضائقہ ہے کہ غسل کرے محرم اور داخل ہو حمام میں۔ ہدایہ
کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا ہے اور حالانکہ وہ محرم تھے۔ ہدایہ

روایت ہے ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلعم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام مین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔
روایت ہے ابن عباس سے کہ نہ داخل ہوے محرم حمام مین روایت کیا اسکو
بخاری نے ترجمہ باب مین ۔
روایت ہے عبداللہ بن حنین کہ ابن عباس اور مسور بن مخرمہ مختلف ہوے
بیچ مقام ابواء پس کہا ابن عباس نے کہ دھوے محرم اپنے سر کو اور کہا
مسور نے کہ نہ دھوے محرم اپنے سر کو پس بھیجا مجھکو ابن عباس نے طرف ابی
ایوب انصاری کے پس پایا مینے اونکو کہ دھوتے تھے درمیان دو رسنیون کے
اور وہ پردہ کیے ہوے تھے ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا اوپر ان کے
کہا ابو ایوب نے کہ کون ہے یہہ پس کہا مینے کہ مین عبداللہ بن حنین ہون
بھیجا ہے مجکو تمہاری طرف ابن عباس نے کہ پوچھتے ہین تمسے کیونکر
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنے کو حالت احرام مین پس رکھا
ابو ایوب نے ہاتھ اپنے کو اوپر کپڑے کے پس جھکایا اوس کپڑے کو
کہ ظاہر ہوا مجھکو سر اونکا پس کہا جائز ہے واسطے آدمی کے کہ بھووی
اوپر سر کے بھوتا ہون مین پس بھوپا اوپر سر اپنے کے پس حرکت دے

امام ابوحنیفہ	امام مالک
اپنے سر کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو پس آگے لائے اپنے ساتھ دونوں ہاتھوں کے اور پیچھے لیگئے اور کہا ایسا ہی دیکھا اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم اور نسائی اور ابوداؤد اور مالک نے اور چاروں کی روایت میں سوائے مالک کے اتنا زیادہ ہے کہ کہا مسور نے ابن عباس سے کہ نہ جھگڑونگا میں تجھ سے کبھی۔	زیادہ کیا مالک نے بیچ ایک روایت کے اور تھے ابن عمر جبوقت احرام باندھتے نہ وہتے سر اپنے کو مگر ساتھ احتلام کے۔ تیسیر الوصول

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
نہین جایز ہے محرم کو دہونا سر کا	فدیہ لازم	جایز ہے محرم کو دہونا سر کا	نہین
ساتھ بیری کے پتون اور خطمی	ہے	ساتھ بیری کے پتون	فدیہ
کے اور لازم آتا ہے فدیہ - المعانی البدیعہ		اور خطمی کے اور مکروہ ہے	
اور نہ دہوے محرم اپنے سر اور		یہ اوسکے لئے پہر اگر	
داڑہی کو ساتھ خطمی کے پس اگر		کہا یہ نہین فدیہ لازم آتا ہے	
دہویا تو لازم آتا ہے اوسپر دم ابو حنیفہ	دم لازم	اسے - المعانی البدیعہ	
کے تول مین اور اگر دہویا محرم نے	ہے		
ساتھ اشنان کے کہ اوس مین			
خوشبو پڑی تھی پس اگر ہو کہ نام			
رکھے دیکھنے والا اوسکو اشنان تو			
لازم آویگا اوسپر صدقہ اور اگر نام رکھے	اوسپر صدقہ		
دیکھنے والا اوسکو خوشبو تو لازم آویگا			
اوسپر دم - قاضی خان ہندیہ	دم لازم ہے		
محرم کو نہ چاہئے کہ دہوئے بالون سر			

امام احمد	امام مالک	
متفق بامام ابوحنیفہ اور ایک روایت میں متفق بامام شافعی — المعالی البدیعہ	ایک روایت میں لازم آتا ہے فدیہ — المعالی البدیعہ	فدیہ لازم ہے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
اور وارثی اپنی کے تئین ساتھ خطمی کے اس سبب سے کہ یہہ ایک نوع خوشبو سے ہے اور اس سبب سے کہ خطمی مارتی ہے جوؤن کے تئین جو بالون مین سر کے ہوتی ہین۔ ہدایہ	جب دونہا محرم بانے مین اور جیب گیا مارو سکا پس نہین لازم آتا ہے کچھ اوسپر المعانی البدیعہ	کچھ نہین لازم ہے جب دونہا محرم پانی مین اور جیب گیا سر اوسکا تو اوسپر ہے فدیہ دینا ہے یعنی بانہے اطعام کے جیسا کہ فتح القدیر سے معلوم ہوتا ہے المعانی البدیعہ
اور اگر دسمہ لگایا سر مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ اسلئے کہ دسمہ طیب یعنے خوشبو نہین ہے۔ اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ جب دسمہ لگایا سر کو واسطے معالجہ کے صداع سے لازم		فدیہ دینا اور سر اوسکا تو اوسپر ہے المعانی البدیعہ

آئیگی اوسپر جڑا باعتبار جیہاںکے سر کے اور یہی صحیح ہے ہدایہ
وسمہ اگر سر کو نہ چہپائے تو نہین لازم آتا ہے اوسمین کچھ مانند سرو ہونے
کے چیزون اور اشنان اور بیری کے پتونکے اور روایت ہے ابحنیفہ
کی اسمین صدقہ ہے اسلئے کہ یہ نرم کرتا ہے بالونکو اور قتل کرتا ہے
ایذا کی چیزونکو۔ فتح القدیر۔

فتاوی عین سے ہے اگر دہو یا سر کو ساتھ اشنان کے کہ اوسمین خوشبو ہے
پس اگر ہو اشنان کہ جو دیکھے اوسکو اوسکا نام اشنان سے صدقہ دینا لازم
آئیگا اور اگر نام رکھے اوسکا خوشبو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر دہو یا سر کو
ساتھ خطمی کے لازم آئیگا اوسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ کے۔
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا اس لئے کہ خوشبو
نہین ہے لیکن قتل کرتی ہے ایذا دینوالی چیزونکو۔ فتح القدیر

دھونا کپڑون کا

امام شافعی			امام مالک	
نہین مکروہ ہے واسطے محرم کے دھونا اپنے کپڑونکا المعانی السبعہ	نہین مکروہ ہے	جابر ابن عمر ابن عباس	مکروہ ہے محرم کو دھونا کپڑون کا المعانی السبعہ	مکروہ ہے

سر منہ لگانا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام مالک	
عدم کراہت سر منہ لگانے	عدم کراہت	مکروہ ہے سر منہ لگانا	سعید بن المسیب	جائز نہیں ہے محرم کو سر منہ لگانا اور سر منہ لگانے میں فدیہ دینا لازم آتا ہے المعانی البدیعہ
میں ہے۔ المعانی البدیعہ		ایک قول میں عدم کراہت سر منہ لگانا کی ہے	عدم کراہت	فدیہ دینا
اور نہیں مضائقہ سر منہ لگانا جسمیں خوشبو ہو۔ خزانۃ المفتین				
اگر سر منہ لگایا جسمیں خوشبو تھی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اور سیر صدقہ ہے اور اگر زائد ہو تو اور سیر دم ہے۔ خزانۃ المفتین	صدقہ ہے			
	دم ہے			
درمختار				
اور بہت بار سر منہ لگانے سے جو دم آتا ہے شافعی نے تفسیر اوسکی				

ساتھہ تین بار اور زاید کی تین بار سے کی ہے بقرینہ
مقابلہ کے اور شرح لباب سے نقل کیا ہے کہ مراد
کثرت فعل مین ہے نہ نفس خوشبو ملی ہوئی مین ساتھہ
سرمہ کے۔ پس نہ لازم آئے گا دم اگرچہ ہو خوشبو بہت
سرمہ مین۔
ایک بار یا دو بار سرمہ لگانے سے جو صدقہ دینا لازم آتا ہے
ظاہر المراد اوس سے نصف صاع ہے۔ رد المحتار مین بحر
سے اس مقام پر نقل کیا ہے کہ مراد صدقہ کی نزدیک اطلاق
فقہا کے نصف صاع ہے۔
روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی دکھی آنکھہ
اوس سال مین کہ وہ احرام مین تھے اور ارادہ کیا اونہون نے
کہ سرمہ لگاوین آنکھہ مین پس منع کیا اونکو ابان بن عثمان
نے اور حکم کیا اون کو کہ لیپ لگاوین اوس کو الیوہ کا اور
حدیث کیا اس کو ابان نے حضرت عثمان سے کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ایسا روایت کیا اس کو

مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی مالک سے اور زیادہ کیا ابوداؤد
نے کہ تھے ابان امیر موسم حج کے فقط

مارنا یا جھاڑنا جون کا

مذہب امام ابوحنیفہ		امام شافعی
اور ساتھ مارڈالنے جوں کے بدن سے یا ڈالنے جوں کے دھوپ مین یا ڈالنے کپڑے سے دھوپ مین تاکہ جون مرجاوے تصدق کرے جو چاہے مانند ٹیڈی کے۔	جو چاہے تصدق کرے	جب پکڑا جون کو ظاہر بدن یا کپڑے سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ۔
اور واجب ہوتا ہے بہت جون مین آدھا صاع اور کثیر سے مراد تین سے زائد ہوتا ہے ایسا ہی ہے بحرالرائق مین	آدھا صاع	اور اگر پکڑا ہے اوس کو سر یا داڑھی سے فدیہ دے اوپر اور ساتھ جس چیز کے چاہے
درمختار		فدیہ دے پس وہ بہتر ہے اوسکو
اور مراد جون سے کمتر کثیر سے ہے جسکا بیان آگے ہے اور تفصیل کیا ہے اس کو لباب مین اسطرح		اور یہ مستحب ہے واجب نہین
		المعانی البدیعہ

امام احمد حنبل		امام مالک		دیگر علما
نہین واجب ہے	طاؤس	جب مارڈالے	ابن عمر عطا	نزدیک اسحاق کے
جون کے مارنے	سعید بن جبیر	جونکو فدیہ دے	قتادہ	واجب ہے جون کے
مین کچھہ	ابی نور	ساتھہ ایک جبہ کے		مارنے مین ایک کبھور
المعانی البدیعہ	ایک روایت	طعام سے		اور زاید اوس سے
	مین نزدیک	المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ
	عطا کے			

ٹکڑا روٹی کا

ایک کف طعام یعنے لپ بھر

نصف صاع

کہ ایک جون مین لازم آتا ہے تصدق ایک ٹکڑا روٹی کا۔
اور دو جون اور تین جون مین لازم آتا ہے ایک لپ بھر طعام
یعنے ایک کف
اور تین سے زاید مین مطلقاً نصف صاع لازم آتا ہے۔

ردالمحتار

جسنے مار ڈالا ہو جونکو تصدق کرے جو چاہے مانند لپ بھر
طعام کے اور یہ جب ہے کہ پکڑا ہو جون کو اپنے بدن سے یا اپنے
سر سے یا اپنے کپڑے سے برابر ہے مار ڈالنا جون کا اور ڈالدینا
اوسکا زمین پر۔

اور اگر مار ڈالے دو جون یا تین جون کو تصدق کرے لپ بھر طعام
اور زاید مین اوسسے نصف صاع گیہون۔ فتاوی ہندیہ

کچھ نہین لازم آتا

جب پکڑا ہو جون کو زمین سے پھر مار ڈالا اوس کو کچھ نہین لازم
آتا ہے اوس مین۔
نہین جائز ہے ڈالنا اوسکا یعنے جون کا طرف دوسرے کے تاکہ
مار ڈالے اوسکو اور پھر اگر کرے ایسا لازم آئیگا ضمان دینا۔

ضمان دینا ہوگا

نہین جائز ہے اشارہ کرنا طرف جون کے اور جب اشارہ کیا طرف جون کے پھر مار ڈالا اوس کو اوسنے کہ جسکو دلالت کی گئی تھی لازم آئیگا اوسکو جزا اوسکی۔ فتاوی ہندیہ۔

جزا لازم ہے

نہین جائز ہے ڈالنا کپڑے کا دھوپ مین واسطے مرنے جون کے اگر ڈالا دھوپ مین اور مرجاوین جون بہت نصف صاع۔

اوہا صاع گیہون

فتاوے ہندیہ

نہین جائز ہے دھونا کپڑے کا واسطے مرنے جون کے۔

اگر مرجاوے اوسکے جون لازم آئیگا اوسپر اوہا صاع دینا جب ہون جون بہت۔ فتاوے ہندیہ

آوہا صاع گیہون

اگر ڈالا اپنے کپڑے کو طرف غیر محرم کے اسلئے کہ مار ڈالے جونکو تو حکم کرنے والے پر جزا لازم آتی ہے۔ فتاوی ہندیہ

جزا لازم ہے

اگر ڈالا کپڑے کو دھوپ مین خشک ہونے کے لئے پھر مرگیا اوسسے کچھ یعنی جون وغیرہ اور نہ تھا یہ اوسکی نیت مین نہین لازم آئیگا کچھ اوسپر۔ فتاوے ہندیہ

کچھ نہین

روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر

اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہوئے مکہ کے اور تہا کعب محرم اور وہ جاتا تہا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تہین اوسکے مونہہ پر پس فرمایا حضرت نے کہ ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیرے کہا ہان فرمایا مونڈاڈال سر اپنا اور کہلا قدر فرق کے درمیان جیہہ مسکینونکے - اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے -

ہُدی کا حکم

حکم ہُدی کا مانند جون کے ہے ایسا ہی ہے بحرالرائق مین - درمختار - بحرالرائق مین ہے نہین دیکہا مینے اوسکو کہ کلام کیا ہے اوسنے فرق پر درمیان تہوڑی ہُدی اور بہت کے مانند جون کے اور سزاوار یہ ہے کہ ہو مانند جزا کے پس تین صدی مین اور مادون تین صدی مین تصدق کرے جو چاہے اور تین سے اکثر مین نصف صاع - ردالمحتار

صید و شکار و دوده دوہنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
نہین ضمان ہے	جب دودہ دوہلے محرم شکار کا		
اوسکا اگر نقصان	ضمان دے اوسکا۔ المعانی البدیع		
آیا ہو صید مین سبب	جب راہ مین بچہی ہو ندی اور نہو		
دودہ دوہنے	راہ سوار اوسکے پھر روندا اوسکو اور		
کے اور اگر نقصان	مارڈالا اونکو پس اسمین دو قول ہین		
آیا ہو تو ضمان ہے	ایک قول مین نہین ہے جزا اوسپر عطا		
المعانی البدیعہ	دوسرے قول مین اوسپر جزا ہے		
	المعانی البدیعہ		
	گوہ کے قتل مین ایک سالہ بچہ	قیمت اوسکی ہے	نزدیک جابر بن عبداللہ
	بکری کا ہے۔ المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ	اور عطا کے بکری ہے نزدیک
			مجاہد کے ایک لپ بھر
			طعام ہے نزدیک قتادہ
			کے ایک صاع طعام ہے
			المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد
نادان کبوتر کا قیمت کبوتر کی ہے۔ المعانی البدیعہ	کبوتر کے قتل کا تادان ایک بکری ہے کبوتر کے بچہ کا تادان چھوٹا بچہ بکری کا ہے۔ المعانی البدیعہ		متفق باامام شافعی
	عصافیر یعنی گنجشک اور سیڈی اور فاختہ اور بلبل کے مارنے میں قیمت ادنکی ہے۔ المعانی البدیعہ	ہندی میں متفق عمر ابن عمر ابن عباس	متفق باامام شافعی
	اون جانور دنمین کہ بڑے ہین کبوتر سے مانند بط اور خرگوش اور کبک اور حمل اور قطا اور سمرغاب اور کرکان اور ابن الماء اور دجاج الحبش دو قول ہین۔ قول جدید وجوب قیمت ہے۔ قول قدیم مین کچھ نہین دجاج الحبش ہین۔ المعانی البدیعہ		

امام مالک	دیگر علما
حرم کے کبوتر کا تاوان بکری ہے اور حل کے کبوتر کا تاوان قیمت بکری کی ہے۔ المعانی البدیعہ	نزدیک دادو کے کچھ نہیں واجب ہے۔ نزدیک اوزاعی کے جڑیا میں ایک مد طعام ہے نزدیک عطا کے نصف درہم روایت کیا گیا ہے عطا سے بھی وہ جسکا حکم کریں وہ بنا رہی ہے میں نزدیک ابی سعید خدری کے نہیں جزا ہے اوسمین۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جب قتل کیا ہو متعدد جانورون کو پیہم اگر قصد کیا ہے تارک احرام کا اور باہر آیگا احرام سے لازم ہوگا اوسپر جزا واحد۔ اور اگر نہین قصد کیا ہے ترک احرام کا تو لازم آیگا جزا واسطے ہر واحد کے المعانی البدیعہ		جب قتل کیا ہو متعدد جانورونکو واجب ہوگا واسطے ہر واحد کے ایک جزا۔ المعانی البدیعہ
جب شریک ہو ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگا ہر ایک اوسمین سے جزا۔ المعانی البدیعہ	حسن بخلاف اکثر علما اصحاب ابی حنیفہ	جب شریک ہوا ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگی سب پر جزا۔ المعانی البدیعہ
		جب کفارہ ادا کرے ایک شخص اون دو شخصون مین سے شریک تھا ایک جنایت مین سہ روزہ کے واجب ہوگا ہر ایک کو اوسمین سے بقدر اوسکے حصہ کے پس منقسم ہو جاویگا صوم اونکے حقین اور اختیار کیا ہے جناب مین سے ابو حامد۔ المعانی البدیعہ	ابو حامد

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	جب مجروح کیا صید کو پھر غایب ہو گیا محرم سے اور معلوم نہوا کہ مر گیا یا جیتا رہا پھر لازم آویگا ضمان جرح کا نہ نفس کا اسلیے کہ اصل برابر ضمہ ہے۔ المعانی البدیعہ	
جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے پس قارن پر لازم آتی ہیں دو جزا اور دو کفارہ۔ المعانی البدیعہ	جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے لازم آویگا اوپر ضمان واحد اور کفارہ واحد واجب ہوتا ہے جزا لسبب قتل صید حرم کے المعانی البدیعہ	عام علما

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
لازم آئیگا اوسپر	متفق بامام احمد	
ضمان نفس کا		
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی	
		نزدیک داود کے نہین واجب ہوتا ہے
		بڑا نسبت قتل صید حرم کے
		نزدیک امامیہ کے جب قتل کرے
		محرم صید کو حرم مین تو دو چند آتا ہے
		اوسپر فدیہ۔

المعالی البدیعہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
نہین جائز ہے اوسکو تصرف	عطا طاؤس	احرام سے نکلے ہوے نے جو شکار کیا ہو کسی	جابر بن عبداللہ
اوسمین اور نہین واجب ہے جزا اوسپر	اسحاق	شکار کا حل مین اور داخل کیا ہو اوسکو	اکثر علما
نسبت قتل اوس صید کے	ابن عمر	حرم مین جائز ہے اوسکو تصرف اوسمین	
المعانی البدیعہ	ابن عباس	اور نہین واجب ہے اوسپر جزا نسبت	
	عائشہ	قتل صید کے ۔ المعانی البدیعہ	
اگر ہو کل حل مین اور سر اوسکا حرم مین		جبکہ ہو کوئی پرندہ اوس درخت	
ہو کہ جڑ تا ہو پس نہین ضمان آتا ہے اوسکے		کی شاخ پر جسکی جڑ حرم مین ہے اور شاخ	
مارڈالنے سے اور اگر ہو کل بعض تا بہ		اوسکی حل مین پھر قتل کیا ہو اوسکو کسی	
پانون اوسکے حرم مین تو لازم آتا ہے		قاتل نے نہین جزا لازم آتی ہے	
اوسکے مارڈالنے سے تاوان اور اگر ہو		قاتل پر اور اگر شاخ اوسکی حرم مین ہو	
سوتا اور سر اوسکا حرم مین تو اوسکے		اور جڑ اوسکی حل مین پس لازم ہے	
مارڈالنے سے تاوان آتا ہے		اوسپر جزا نہ ضمان غصن یعنی شاخ	
المعانی البدیعہ		جب بعض صید ہو حل مین اور بعض	
		حرم تو اوسکے مارڈالنے سے ضمان آتا ہے	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام ابو حنیفہ	متفق با امام شافعی	نزدیک باجشون اور اوسکے جزا ہے دونون صورتون مین حل ہو یا حرم المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علما
	جب چھوڑا کتے کو حرم سے اور ایک شکار کہ حل مین ہے پس قتل کیا اوس شکار کو اور چھوڑا ایک کتے کو اوس شکار پر کہ حرم مین ہے پھر قتل کیا اوس کتے نے یعنے اوس نے شکار کیا لازم آویگا اوسپر جزا دونون مثلون مین ۔ المعانی البدیعہ		نزدیک ابی نور کے نہین ہے جزا اوسپر ۔ المعانی البدیعہ
نہین داخل ہے اوسمین روزہ رکھنا ۔ المعانی البدیعہ	روزہ داخل ہوتا ہے ضمان صید حرم مین ۔ المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی	
جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین نہین مقیہ ہے ۔ المعانی البدیعہ	جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین پس ہے وہ مردار ۔ المعانی البدیعہ		

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
منفی بقول اول شافعی	جب توڑ ڈالا ہو بازو شکار کا یا اوکھیڑ ڈالے ہون پر اسکے دو بازو دونگے اور زایل کر دیا ہو امتاع اوسکا یعنی فائدہ اوٹھانا اوسکا پھر مار ڈالا ہو اوسکو محرم نے پس دو قول ہین ایک قول مین لازم ہے زخمی کرنے والے پر جزا حالت صحت کی۔ اور اوپر قاتل کے جزا اوسکا حالت جرح کی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے جارح پر ضمان اور قاتل پر جزا اوسکی حالت جرح مین	
	المعانی البدیعہ	
	جب چھوڑ دیا محرم نے کبوتر کو بلی کے مونہہ سے یا درندہ کے مونہہ سے پھر مر گیا ہو وہ کبوتر اسمین دو قول ہین ایک قول مین نہین لازم آتا ہے ضمان اوسپر دوسرے قول مین لازم آتا ہے اوسپر ضمان	نہیں ضمان ہے ضمان المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		
	جب انڈا دیا ہو شکار نے اوسکے پھوٹنے پر اور پھر قتل کر دیا ہو اوس انڈے کو شکار مین اسمین دو قول ہین۔		
	ایک قول مین ضمان لازم نہین آتا ہے	نہین ضمان	عطا
	دوسرے قول مین اوسپر ضمان ہے	ضمان ہے	
متفق بوجہ دوسرے شافعی کے	جب پھینکا تیر حل مین پھر حرم مین جاکر حل مین نکل گیا اور قتل کیا ایک صید کو اوس مین اسمین دو وجہ ہین۔		
	ایک وجہ مین جزا لازم ہے	جزا ہے	ابو ثور
	دوسری وجہ مین نہین جزا ہے اوسپر۔ المعانی البدیعہ	نہین جزا ہے	
	جب مارڈالا محرم نے کسی شکار کو عمداً یا خطأً جزا واجب ہوگا اوسپر جزا۔ المعانی البدیعہ	جزا	

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق بسعید بن جبیر وغیرہ	نزدیک مجاہد اور بعض اہل ظاہر کے اگر مار ڈالا ہے اوسکو خطا سے یا احرام کو بھولکر پس لازم آتی ہے اوسپر جزا۔ اور اگر مار ڈالا ہے اوسکو عمداً اوس حالتمین کہ یاد تہا اوسکو احرام اپنا پس نہین لازم آتی ہے اوسپر جزا۔ نزدیک سعید بن جبیر اور طاوس اور ابی ثور اور داود اور ابن عباس کے اگر مار ڈالا ہے اوسکو خطا سے پس نہین لازم ہے اوسپر کچھ۔ اور اگر مار ڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آئیگی اوسپر جزا اور اسکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے نزدیک مامیہ کے جب مار ڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آئیگی اوسپر دو جزا۔ المعانی الجید

امام شافعی	امام احمد	امام مالک	
جب مارڈالا ہو محرم نے کسی شکار کو جو دوسرے کے ملک مین ہو لازم آئیگی اوسپر قیمت واسطے مالک کے اور جزا واسطے حق تعالے کے۔ المغانی البدیعہ	ایک روایت مین متفق بامام مالک	نہین لازم آئے گی اوسپر جزا واسطے حق اللہ تعالے کے۔ المغانی البدیعہ	نورے مزا

امام شافعی	امام احمد	امام مالک
جب قتل کرے محرم کسی شکار کو کہ اوسکا	محمد اللہ علیہ	متفق بامام
مثل ہو بطریق صحت شرعیہ کے واجب	شافعی	احتہاد کرے اوس مین
ہوگا اوسمین وہی مثل اوسکا چوپایون		اور نہین واجب ہے حکم
سے پس یہ مثل واجب ہے بدون		ساتھ اوس کے کہ حکم کیا گیا
احتہاد کے اوسمین جائز ہی یہ کہ ہو		نہین جائز ہے ہونا قاتل کا
حکم کرنیوالا ساتھ مثل کے قاتل صید کا		اور اسکے قاتل
اگر خطاءً قتل کیا ہو اور جو نہین تو		ہین بعض شافعیہ۔
قاتل فاسق ہوا عمداً قتل سے پس		المعانی البدیعہ
نہین جائز ہے ہونا اوسکا الحتہد ہرگز		
چھوٹے جانورون کے کہ جسکا مثل		واجب ہے چھوٹے جانورون بڑا
ہے چوپایون مین سے مثل اوسکا واجب ہے		جانور اوسکا مثل چوپایون سے
جب قتل کیا کسی شکار عیب دار کو تو	منفق بامام	المعانی البدیعہ
فدیہ دے مثل اوسکا عیب دار چوپایون	شافعی	فدیہ دے مثل اوسکا صحیح
سے۔ المعانی البدیعہ		اور سالم عیب سے۔
		المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام احمد	
جب قتل کیا ہو اوس جانور کو اوسکا مثل ہے	متفق با امام شافعی	—
پس تخییر ہے اسمین کہ نکالے مثل اوسکا اور	ایک روایت مین ہے	
اسمین کہ قیمت کرے اوس مثل کے ساتھ	کہ قیمت کیجاوے جزا	
دراہم کو اور خرید کرے دراہم سے کھانا اور	اوسکی دراہم اور دراہم	
تصدق کرے اوس کھانے کو اور اسمین کہ قیمت	طعام اور روزہ رکھے	ابی اسحاق ابن شر
کرے دراہم کے ساتھ طعام کے اور روزہ	بعوض نصف صاع کے	
رکھے بعوض ہر مد کے ایک دن کا اور اگر قتل کیا	ایکدن	
اوس جانور کو کہ جسکا مثل نہین ہے جو پالیتے ہے	المغانی البدیعہ	
پس قیمت کرے اوسکی ساتھ دراہم کے اور تخییر		
ہو اوسمین کہ خریدے ساتھ اون دراہم کے		
کھانے کو اور تصدق کرے کھانے کو اور اسمین کہ		
قیمت کرے دراہم کی ساتھ طعام کے اور روزہ رکھے ہر مد کے		
بعوض ایکدن —		
نہین جائز ہے یہ کہ نکالے بعض طعام سے اور روزہ رکھے سے بعض — المغانی البدیعہ		

امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی لیکن کہا ہے کہ قیمت کرے صید کی نہ مثل کی۔ المعانی البدیعہ	نزدیک زفر اور ابن سیرین اور امامیہ اور حسن اور ابن عباس اور ابی عیاض اور احمد کے ایک روایت مین دو روایتون مین سے یہ علی الترتیب ہے یعنی جب ایک نہو سکے تب دوسرا امر کرے اور یہ قول معتمد ہے۔ اور معتمد جدید اور وہ تخییر ہے نزدیک شافعی کے اگر قادر ہو مثل پہ نہ جائز ہوگا قیمت کرنا مثل کا اور جب قادر ہوا خراج طعام پہ نہ جائز ہوگا اوسپر روزہ رکھنا نزدیک نور کے اگر نہ پاے ہدی کو کھانا کھلائے اور اگر نہ پائے کھانے کو روزہ رکھے بعوض ہر نصف صاع کے ایک دن ہے نزدیک سعید بن جبیر اور حسن ابن سالم کے سوا اسکے نہین کہ گروانا گیا ہے کھانا کھلانا اور روزہ رکھنا اوس صورت مین کہ پہونچے ہدی کی قیمت روزہ رکھنا تین دسنے دس دن تک ہے۔ نزدیک بن ابی عیاض کے اکثر روزہ ۲۰-۲۱ دن ہے نزدیک محمد بن حسن جب حاضر ہو بعض طعام جائز ہے اوسکو کہ روزہ رکھے بعوض ہر مسکین کے ایکدن کا۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
نہیں جناتے اوپر اوس کے بیچ جنے صید کے اور نہ بیچ قطع عضو کے اوسے - المعانی البدیعہ		واجب ہے بیچ صید ستانس الجزا کے جزا اوس سے واجب ہے اوسکے اوپر جزا - المعانی البدیعہ
واجب ہے ہر ایک پر اون دونون مین سے جزا کامل جبکہ ہون دونون محرم اور ہو دلالت پوشیدہ اسطرح کہ نہو دلالت کیا گیا جانتا موضع صید کو اور اگر ہو دلالت ظاہر پس نہین جزا دلالت کرنیوالے پر اور واجب ہے اوسپر جسکو دلالت کی گئی ہو اور اگر ہو دلالت کرنے والا محرم اور جسکو دلالت کی گئی وہ غیر محرم لازم آئے گی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنے والا غیر محرم اور جسکو دلالت کی وہ محرم تو لازم آئیگی جزا اوسپر جسکو دلالت کی گئی - اور اگر ہو دلالت اون لوگون مین سے کہ واجب ہے اوسپر جزا نہ واجب ہوگا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت اون لوگون مین سے کہ واجب ہے اوسپر جزا اشعث اور اوسکا ذکر واجب ہوگی جزا دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ	تو بھی	جب دلالت کرے محرم شکار پر محرم کو یا غیر محرم کو پس نہین جزا اوسپر جب دلالت کی غیر محرم کو شکار پر جسمین ہو ضرر دلالت کرنے والے پر اوسکو اوسنے جسکو دلالت کی پس نہین جزا ہے دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
قاتل من ہوگا ہے محرم سید کا ساتھ دلالت کے	خطا قتل	متفق بامام شافعی
پہر اگر ہوں دونوں محرم ہوگی جزا منقسم	جزاد	
درمیان دونوں کے اور اگر ہو دلالت کی جزا		
محرم اور جس کو دلالت کی وہ غیر محرم تو لازم		
آوے گی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو		
دلالت کرنا حلال اور جس کو دلالت کی ہے		
محرم لازم آوے گی جزا اور سیر جس کو دلالت کی گئی		
المنہ الدیہ		
	۱۵	
متفق بامام ابی حنیفہ اور سیر جزا ہے		
المنہ الدیہ		

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
حلال ہے کہانا گوشت شکار کا واسطے محرم کے	عمر ابن الخطاب	گوشت صید کا حرام ہے	عثمان
ایک روایت مین مگر نزدیک ابی حنیفہ کے	عبیر ابن	محرم پر جبکہ ہو کہ شکار کیا ہوا اوسنے	ابن عفان
حرام ہے اوسپر جسکا شکار کیا اوسنے یا اوسکا	العوام	یا ہوا اوسکا اوسمین سبب مانند	
کچھ ایسا سبب اوسمین ہے کہ اوسسے بے پروہی	ابی کثیر	اعانت اور اشارہ اور عاریت	
نہین ہو سکتی مانند عاریت دینے سلاح کے	و مجاہد	دینے سلاح کے اور ایسے	
اور دلالت خفیہ کے اسطرح کہ کہی وہ فلانے	وعطا	ہی ہے جو شکار کیا گیا اوسکے	
جگہ ہے اور نہ جانتے ہون لوگ اوسکو		لئے ۔ یا بدون اذن کے	
اور جو شکار کیا گیا ہو اوسکے لئے پس نہین حرام ہے		پھر اگر نہین شکار کیا گیا اوسکے	
وہ اور ایسے ہی ہے جب اوسمین کچھ ہو ایسا سبب		لئے اور ہوا اوسکے لئے اوسمین	
کہ بے پروائی اوس سے ہو سکتی ہے مانند دلالت ظاہر کے		کچھ اثر پس وہ گوشت حلال ہے	
کہ وہ یہ ہے کہ اشارہ کرے طرف صید کے		اوسکے لئے ۔ المعانی البدیعہ	
اوسحال مین کہ لوگ دیکھتے ہون اوس صید کو			
یا عاریت دے اوسکو وہ سلاح نہین جاحت			
اوسکی ۔ المعانی البدیعہ			

امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی ایک روایت مین متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام شافعی	نزدیک بعض لوگون کے نہین جائز ہے محرم کو کہانا کسی صید کا کسی حال مین المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
متفق بقول اول شافعی	جب ذبح کیا محرم نے کسی صید کو اسمین دو قول ہین قول جدید مین وہ مردار ہے نہین حلال ہے کہانا اوسکا۔ اور قول قدیم مین ہے کہ نہین مردار ہے اور حلال ہے اوسکے غیر کو کہانا اوسکا اور نہین حلال اوسکو کہانا اوسکا۔ المعانی البدیعہ جب کہایا محرم نے گوشت اپنے صید کا تو اسمین دو قول ہین قول جدید مین نہین جزا اوسپر۔ قول قدیم مین لازم آتی ہے اوسپر جزا البتہ اوسکے کہ کہایا ہے اوسکو اور لازم آتی ہے مثل اوسکے کہانے کہ بکری کے گوشت سے۔ المعانی البدیعہ جب ذبح کیا ہو محرم نے صید کو لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر کہایا ہو اوسکے گوشت سے کچھ نہ لازم آئیگی اوسپر جزا صحیح۔ المعانی البدیعہ	حسن قاسم اوزاعی اسحاق حکیم سفیان ثوری ابو ثور ابن منذر عمر بن دینار ابو یوسف

امام احمد	امام مالک
متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی
متفق بقول قدیم شافعی	متفق بقول شافعی
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
لازم آتی ہے اوسپر دوسری جزا اور قتل کیا ہے شافعی نے ابی حنیفہ سے اور اوسمین جو قتل کہا ہے اوسے ابی حنیفہ صاحب البیان اور معتمد نے کہ لازم آتی ہے اوسپر قیمت اوسکی جو کہا با اوسکے گوشت سے اور اسپکا قایل ہے یحیی زید بین ہے۔ المعانی البدیعہ متفق ساتھہ دوسرے قول شافعی کے ابی یوسف کے نزدیک لازم ہے اوسپر چھوڑ دینا اوسکا۔ ابو حنیفہ جاتا رہتا ہے اوسے مشاہدہ اور نہین لازم ہے اور کرنا تصرف حکمی اور معنے اوسکے یہ ہین کہ جایز ہے اوسکو روک رکھنا اوسکا اپنے ہاتھہ مین اور جایز ہے اوسکو روک رکھنا اپنے گھر مین بدون تصرف کے اوسمین۔ المعانی البدیعہ حنان ہے اوسپر۔ المعانی البدیعہ	یحیی زید	لزوم جزا کا مستلقا ہے کہا یا ہو یا نہ کہا یا ہو۔ المعانی البدیعہ جب احرام باندہا اوس حالمین کہ اوسکے ملک کوئی صید رہتا تو اوسمین دو قول ہین۔ ایک قول یہ ہے کہ جاتی رہتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے۔ جب کہا ہمنے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوسپر پس جایز ہے اوسکو سارے تصرف اوسمین مگر مار ڈالنا اور اگر مار ڈالا اوسکو لازم آیگی اوسپر جزا۔ المعانی البدیعہ نہین جہان ہے اوسپر کہ زایل کیا ہے اوسکے نے مشاہدہ کو اوسپر۔ المعانی البدیعہ	ناصر زید مجاہد عبد اللہ ابن الحارث اکثر علما

امام احمد	امام مالک	اکثر علما
		نزدیک عمداً لازم آتی ہین اوسپر دو کفارہ
متفق بامام شافعی		
متفق درباب ملک	متفق بامام ابو حنیفہ	
متفق بامام شافعی		

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حرام ہوگا قتل ہر شے کا	جب ہو صید غیر ماکول اور		درندون مضر ہونیکے
ساتھہ احرام کے اور واجب	نہ متولد ہو ماکول سے حرام		جزا نہین ہے وحشی ہون درندہ
ہوگی جزا اوسکی قتل سے	ہوگا قتل اوسکا ساتھہ		یا پرندہ مثل شیر کے
مگر کھٹمل کے قتل سے	احرام کے۔		اور غراب اور حدات کے
ضمان لازم آئیگا ساتھہ	نہین جزا ہے اوسمین اور		نہین جزا ہے بیچ اونکے
گیہون کی قیمت اور بکرے	صحیح یہ کہ لومڑی مین جزا ہے		پس خلاف کیا ہے اسوقت
مین سے یعنی کہ ہوگی بکری	الحاقی الدلیہ		مالک نے شافعی کا اول
سے تو قیمت لازم			جانورون مین کہ نہین کہا
آئے گی اور اگر بکری			جاتے ہین ساتھہ اول جانورون
کہ ہوگی قیمت سے			کہ قیمت اونکی ضرر کو نہین ہو سکتی
تو بکری لازم آئیگی			ہے مانند لومڑی اور سنکرہ اور
الحاقی الدلیہ			باز کے لئے اسلئے کہ نزدیک
			مالک کے اونمین جزا ہے الحاقی الدلیہ
	جب حملہ کرے صید اور	متفق با امام شافعی	
	نہ بچاوے ہو اوسنے بدون ارادے	اور بعض حنابلہ کے نزدیک	
	کے نہین واجب ہوگا	واجب ہوگا اوسپر	
	اوسپر جزا الحاقی الدلیہ	جزا۔	

امام شافعی	امام مالک	دیگر علما
جس صید کے مارڈالنے	لازم آتا ہے انڈی کے	اور حکایت کیا ہے ابن منذر نے حسن سے
سے جزا آتی ہے اونکے	تلف کرنے سے دسواں	بیچ انڈے کے نقصان جنین کی الاول کے
انڈی کے بہی تلف کروالنے	حصہ صید کی قیمت کا	اور نہین واجب کیا ہے بیچ انڈے
سے بہی جزا آتی ہے	نہین ضمان آتا ہے	کبوتر کے تلف کرنے مین کچھہ نزدیک
اور وہ قیمت اونکی	پرندونکے انڈے مین	واؤد مزنی اور داؤد اور اہل ظاہر کے
ہے - المعانی الاربعہ	المعانی الاربعہ	نہین لازم آتا ہے کچھہ -
		عطا سے دو روایت ہین - ایک
		روایت مین لازم آتا ہے میتہا
		دوسری روایت مین لازم آتا ہے
		ایک درہم یہ نقصان کے انڈے مین ہے
		اور کبوتر کے دو انڈونمین ایک درہم
		لازم آتا ہے - اور نزدیک لیث کے
		واجب ہے بیچ انڈے نقصان کے بچہ
		اونٹ سے اتنے جتنی مقدار اونٹنی
		انہین انڈونسے از روے ہدیہ واسطے
		بیت اللہ کے پس اگر نہین پایا
		اونٹنی کا بچہ پس ہے اوسپر
		بعوض ہر انڈے کی بکری اور اگر نہین پایا
		اوس نے بکری کو پس طعام دینا ہے ہر
		مسکین کو اور اگر نہ پایا اوس کو
		رکھی ہر انڈے پر مین ان الذی

امام شافعی	دیگر علما
واجب ہے مثل حمار وحشی ہرن گائے۔ المعانی البدیعہ	نزدیک ابی عبیدہ اور ابن عباس اور نخعی کے بدنہ نزدیک ابن عباس کے اونٹ ہے نزدیک عطا کے بکری ہے المعانی البدیعہ
ارنب یعنی خرگوش کے قتل میں ایک نہائی بکری کے جو پوری ایک برس کی نہیں ہوئی۔ المعانی البدیعہ	

اور کچھ نہین لازم آتا ہے مارڈالنے کتے اور بھیڑیے اور چیل اور کوے
اور کوے نجاست خور سے۔

اور کواکہیت کہانے والا شکارین داخل ہے اور کچھ نہین لازم آتا ہے مارڈالنے
حیہ یعنی سانپ اور عقرب یعنی بچھو۔ اور فارہ یعنی چوہی۔ اور زنبور یعنی بھڑ
اور نمل یعنی چیونٹی۔ اور سرطان یعنی کینکڑی۔ اور ذباب یعنی مکھی۔
اور بق یعنی ڈانس۔ اور بعوض یعنی مچھر۔ اور برغوث یعنی پسو۔ اور قراد یعنی
چیچڑی و کلی۔ اور سلحفات یعنی کچھوے سے۔

اور نہین لازم آتا ہے کچھ مارڈالنے زہریلے جانورون سے مانند قنفذ یعنی سیہی
اور خنفسا یعنی گبرول کیڑے کے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین۔

اور ایسا ہی ہے نہین لازم آتا ہے کچھ مارڈالنے حلم یعنی بری چیچڑی سے اور
مارڈالنے چھپکلیون اور صباح لیل سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ اور
ضبع یعنی کفتار اور ثعلب یعنی لومڑی کہ نہین ابتدا کرتی ہے ساتھہ ایذا کے غالباً
نہین جائز ہے قتل اوسکا۔ اور نہین لازم آتا ہے انکے قتل سے کچھ
ایسا ہی ہے غایتہ سروجی مین۔

عالمگیری

روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوس پر کہ مارے اون کو حرم مین اور احرام مین - چوہا - اور کوا اور چیل - اور بچھو - اور کتا کٹکھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے -

ف

کوے سے مراد سیاہ اور سفید ہے کہ وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہے جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہے اس سے نکل گیا - کوا کھینی کھانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے - اور چونچ اور پاؤن اوس کے سرخ اوسکے کٹکھنے کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنیوالے - ع

اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے حلال مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق - اور چوہا اور کتا کٹکھنا - اور چیل - نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے -

ف

سرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جس مین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اوس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا

حصر اسی پر نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانور و کیڑا مانند چیونٹی
اور مچھر اور پسو اور چیچڑی اور کھٹمل اور مانند انکے اور اگر مارے جون للندد
جو چاہے ۔ عبدالحق ملا علی قاری ملتقی

درخت کاٹنا حرم کا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
اگر ہو اوس جنس سے کہ جسکو آدمی جاتے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا اور اگر خود جماب ہے نہین جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ المعانی البدیعہ	درخت حرم کا کاٹنے سے ضمان لازم آتا ہے۔ برابر ہے ضمان لازم آنیکی کہ وہ درخت کہ جایا ہوا اللہ نے اور وہ درخت کہ جایا ہو آدمیون نے جنکی جڑ حرم مین ہو۔ نزدیک بعض شافعیہ کے جسکو جمایا ہو آدمیون نے جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ شجر حرم مین ضمان لازم آتا ہے بقدر شجر کے پس واجب ہوتی ہے بڑے درخت مین گائے اور چھوٹے درخت مین بکری اور متوسط درخت مین بھی بکری۔ جب کاٹ ڈالے ایک شاخ درخت کے ضمان لازم آئیگا بمقدار کمی قیمت درخت کے۔ المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق باامام شافعی نہین واجب ہوتا ہے ضمان اوس درخت مین کہ جسکو جمایا ہو آدمیون نے بے اوس جنس سے کہ جسکو جماتے ہین آدمی ہو یا نہو۔ المعانی البدیعہ	ضمان لازم نہین آتا ہے ساتھہ ضرر کے	داؤد ابی ثور	نزدیک مجاہد اور عطا اور عمرو بن دینار کے جائز ہے کاٹنا سوکھے کا درخت سے اور حکایت کیا ہے اسکو ابو ثور نے شافعی سے بھی المعانی البدیعہ

نکاح کرنا

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جائز ہے محرم کو اپنا نکاح کرنا اور یہی دوسرے کا نکاح اپنی ولایت سے کرا دینا	حکیم ابن عباس	نہیں جائز ہے محرم کے لئے اپنا نکاح کرنا یا دوسرے کا بولایت اپنے نکاح کرا دینا۔
		نہیں جائز ہے یعنی احرام نہیں ہوتا کرنا رجوع کرنے سے بعد طلاق کے۔ جب نکاح کیا ہو محرم یا محرمہ نے تو تفریق کیجاوے اون دونوں کے درمیان بدون طلاق کے۔

المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی		متفق بامام شافعی	نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسحالتمین کہ وہ جانتا ہو کہ یہ حرام ہے اوسپر تو باطل ہوگا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ ۔ المعانی البدیعہ
ایک روایت میں	بعض متفق		
دو روایتوں میں سے		تفریق کیجاوے	
منع کرتا ہے احرام		درمیان اون دونوں کے	
رجوع کرنے سے		ساتھ ایک طلاق کے	
بعد طلاق کے ۔		المعانی البدیعہ	
المعانی البدیعہ			

کانٹے نکالنے سے خون نکلنا

امام شافعی

جب خون نکلا ہو پاؤں کا واسطے نکالنے کانٹے کے پس نہیں لازم آتا کہ
کچھ اوسپر اگرچہ کاٹ ڈالا ہو جلد کو۔

المغانی البدیعہ

سینگی و پچھنے

	امام شافعی			امام مالک	
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ہم نے ہوئی سینگی کچھواتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔	جائز ہے محرم کو فصد لینا اور پچھنے لگوانا جب نہ قطع ہو کچھ بال سے المعانی الہدایہ	جائز ہے	زید	واجب ہے اوسپر فدیہ اگر فصد لی نہ ہو یا پچھنے لگوائے ہوں۔ المعانی الہدایہ	فدیہ دینا
روایت ہے عبداللہ بن مالک سے ابن بحینہ کا ہے کہا سینگی کچھوائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان کہ تنگی جبل کے راہ مکہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔					

روایت ہے انس سے کہا سینگی کچھنے والی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھی محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اونکے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے۔

اور ضرور نہین ہے بچنا پچھنے لگوانے سے۔ نہر الفائق

پچھنے لگانا بدون دور کرنے بالون کے جائز ہے۔ اور ساتھ دور کرنے بالونکے موجب دم ہے جیسا کہ در المختار مین ہے۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حال مین کہ محرم تھے روایت کیا اس کو پانچون نے

تیسیر الوصول

روایت کیا نافع نے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے نہ پچھنے لگائے محرم مگر یہ کہ ہو لاچار طرف اوس کی بسبب ضرورت کے۔ روایت کیا اسکو مالک نے۔

منیٰ یا پیچھے دن حرم کا لانا جائز ہے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
نہیں جائز ہے اخراج منیٰ حرم کا اور اوسکے پتھر وکنکا اور لکڑی کہ بعض آدمیوں کے کام آتی ہے۔	متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام ابوحنیفہ

مجلس واحد مین محظورات چند کا ہونا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد		
	جب مونڈا ہو کئی بار اور نہ کفارہ دیا ہو	دو کفارہ		بعض شافعیہ
	دل سے کافی ہوگا ایک کفارہ دونون سے	متفق با امام مالک		
	ایک قول مین۔	تینون با تو نہیز	ایک کفارہ	
متفق با امام شافعی دوسرے	دوسرے قول مین لازم ہونگے دو کفارہ			
قول مین۔	جب مونڈا ہو سر کو اور بدن کو حالت			
جب خوشبو لگائی ہو اور	واحد مین لازم آئیگا ایک کفارہ۔			
بال مونڈے اور سلا کپڑا پہنا	جب خوشبو لگائی ہو اور مونڈا ہو			
اور قصد کیا ساتھ ہونے	بالون کو اور کاٹا ہو ناخنون کو			
ترک احرام کا اور ہو سب	لازم ہے واسطے ہر واحد کے			
اونکا مختلف اور ہو مجلس	کفارہ برابر ہے کہ کفارہ دے چکا ہو			
واحد مین لازم ہوگا بھی	پہلے کا یا نہ کفارہ دے چکا ہو اونکا			
ایک کفارہ اور اگر ہو	اور ایسے ہی جب خوشبو لگائی ہو اور			
محظورات مختلف مین	پہنا ہو سلا کپڑا۔ ایک قول مین			
لازم آئیگا ہر ایک کے	موافق قول مالک کے ہے۔ دوسرے			
واسطے ایک کفارہ	قول مین لازم ہوگا ایک کفارہ جب اوتار دیگا اور پہنیگا			

امام مالک			دیگر علما
جب مونڈا ہو بالون کو اور خوشبو لگائی ہو اور کاٹا ہو ناخنون کو ایک وقت مین لازم ہوگا ایک کفارہ اوس شخص نے کہ پہنا ہو اوسنے کپڑونکو کہ نیت کرتا ہو اوسے نزدیک تک یا ہو یہ واسطے غرض واحد کے لازم ہوگا ایک کفارہ۔ پس ڈال لیا ہو کپڑونکو راتمین یا اور پہنا اونکو دنمین لازم ہوگا ایک کفارہ اگرچہ دراز ہوا ہو یہ اور یہی ہے قول ایک دونون شافعی کے	ایک کفارہ	اسحاق	نزدیک عطا اور عمر بن دینار کے جب مونڈا ہو اور خوشبو لگائے ہو اور پہنا ہو لازم ہوگا کفارہ واحد فرق سے کیا ہو یا فرق سے نہ کیا ہو۔ نزدیک حسن کے خوشبو اور لباس جنس واحد ہین یہی قول ہے بعض شافعیہ کا

المسائل البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
سب مین ایک کفارہ	ایک کفارہ	جب کیا محظورات احرام بطریق ترک احرام کے لازم آئیگا بعوض ہر محظور کے ایک کفارہ جب مکرر ہون محظورات احرام مین مجلس واحد مین اسطرح کہ پہنا سلا کپڑا پہر پہنا یا خوشبو لگا کے پہر خوشبو لگائی بعد اسکے کہ کفارہ دے چکا اول سے لازم آئیگا اوس کو کفارہ دینا واسطے دوسرے کے دوسرا کفارہ۔ اور اگر کیا اوس کو پہلے اسکے کہ کفارہ دے اول سے اور ہو سبب واحد تو اوس مین دو قول ہین۔ قول قدیم یہ ہے کہ کافی ہے ایک کفارہ قول جدید یہ ہے کہ لازم ہے اوس کو ہر ایک کے لئے ایک کفارہ۔ اور اگر ہو سبب مختلف ایمن دو طریق مین ایک طریق یہ ہے کہ واجب ہونگے دو کفارہ ایمن ایک ہی قول دوسرے طریق مین دو قول ہین۔

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	جنایہ مین کفارات ہین اور باقی محظورات مین ایک کفارہ
لازم ہے اس مین ایک کفارہ جب تک نہ کفارہ دیا ہو اور اگر ہر کئی مجلسون مین تو اوس مین ہر ایک کے بموجب کفارہ	وطی مین ایک کفارہ ۔ اور باقی محظورات مین کئی کفارہ ۔

مظاہر الحق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح کی جلد دویم کے صفحہ ۱۴۱۴ مین
مولانا حاجی محمد قطب الدین صاحب مرحوم مغفور نے لکھا ہے
کہ رسالہ فارسی حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفًا
کا کہ اوسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت
اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اوسکو
ہندی زبانمین کر کر لکھتا ہون - چنانچہ واسطے فائدہ خاص عام
کے مجھہ سید امداد العلی نے بھی اخیر مین حج
بحرف لکھوا دیا ہے - فقط

جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اوس کو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی
رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھہ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی
پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز مین بیٹھہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانے لگے
محاذی یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا اوسکو
افراد کہتے ہین - دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے پھر مکہ معظمہ مین پہنچکر افعال عمرہ کے حج کے مہینونمین کر کر
احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اوس قسم کو تمتع کہتے ہین - تیسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرہ کے

کرکر احرام سے نکل آوے۔ چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اوس کے پہنچکر
احرام حج اور عمرہ کیا ساتھ باندھے پس اس صورت مین مکہ شریف مین پہنچکر افعال
عمرہ کیے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے
کرکر احرام سے نکلے اس کو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد
و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن
ہاتھ پانون کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور بدن لوا دے اور
اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بھی منڈوا دے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا
لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پہر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل
ہے اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر
دونو دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈھک جاوے تو بھی
جائز ہے اور خوشبو لگاوے اور پڑھے دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہے
تو یون کہے اللھم انی اریدالحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے
تو یون کہے اللھم انی اریدالعمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے
تو یون کہے اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے
تو بھی کافی ہے پہر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا

اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصًا بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلے سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اترنیکے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسیکہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اترنے چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیاہ کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھہ اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزے۔ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکے اور مراد پہننے سے اوسطرحکا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھہ مضائقہ نہین مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدنمین نہ پہنے اور اگر انکو اوڑھ لے یا بطور رنگ کے باندھے تو کچھہ مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکیکی لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے

اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند
بوسہ لینے اور ہاتھہ لگانیکے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا جبرو
عورت سے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور
شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بہی نکرے شکار کیطرف اور نہ بتاوے
اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچھلی کی درست ہے
اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑہی کی بلکہ تمام بدن کی
دور نکرے نہ منڈواوے اور نہ کتروادے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑہی
کے خطمی وغیرہ سے نہ دہووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گہر کی اور کجاوے کے سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا ہمیانی کا کمر مین اور
لڑنا دشمن سے اپنے اور موزہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈہانکے اور جون نہ مارے
اور مارنا کتنے ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے
اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چیچڑی اور کچھوا
اور بہڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکہی اور پسو اور گرگٹ اور بہڑ اور لپوا اور سہ
اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین
اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے

فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کے کرنا بہتر ہے
اور ایام نحر سے تاخیر کرنیمین دم لازم آتا ہے اور جو ہی ترتیب ان افعال مین یعنے
اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارت
اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہ ہین
وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریان مارنی منار و نمبر
اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنے والا نہو
اور سر منڈانا یا بال کترانی اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات
آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے
اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا دائین طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا
اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان
صفا اور مروہ کے صفا پر سے شروع کرنے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور
بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنین - اور ترتیب درمیان رمی اور حلق
اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے
اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے

اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور
اور زمان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام نحر میں اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی
جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزیں کہ اوسکے ترک سے دم لازم آوے
وہ بھی واجب ہیں اور سوائے انکے سنتیں اور آداب اور مستحبات ہیں اور دم
عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائے ہیں یا بکری یا مانند انکے
اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے
حالت جنابت میں یا حیض میں یا نفاس کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے
کے تو انمیں نہیں کفایت کرتا مگر اونٹ یا گائے اور اپنی ہدی قران اور
تمتع اور ہدی نفل اور قربانی میں سے کھانا مستحب ہے اور سوائے اوسکے میں سے
اسکو کھانا نہیں جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے
لازم ہیں تین روز سے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے
واقع ہو اور سات روز سے بعد الفراغ حج کے رکھے جہاں چاہے رکھے اور اگر
پہلے سر منڈانیکی ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی سے لازم ہے اوسوقت روزہ
بدل نہیں ہوسکتا اور جسوقت کہ ارادہ مکے میں جانیکا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب
ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا ہے داخل ہووے اور دن کو جانا مکہ میں

بہتر ہے رات کے جانے سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام
مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے
کہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے
کہ اوسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع
اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا
اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد الحرام
مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد غیر مکی کے لئے سنت
ہے بجالاوے اسطرح کہ اول ہو نہہ حجر اسود کی طرف کر کر تکبیر و تہلیل کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونو ہاتھہ اوٹھاوے جیسکہ
وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو
ایذا نہو پس اگر بسبب اژدحام کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھہ لگا کر ہاتھہ کو چومے
اور اگر یہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دونو ہتیلیون
سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑھے اور
طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے
اور طواف بہیات اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر

باہین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین
پھیرے میں رمل بھی کرے یعنی جلد جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے
چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنے بوسہ
وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر
کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا دے
بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک
مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب اژدہام کی وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان
چاہے وہان پڑھے اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا پڑھے اور دوسری
رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی
پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و
تہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان
صفا اور مروہ کی کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہے پس
مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ
نظر پڑے اور بیت اللہ کیطرف منہ کرے اور ہاتھ اوٹھاوے دعا کے لئے
اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروہ کی اوتر

اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہنچی تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد
چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ
صفا پر کی تہی مروی پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے
کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے طواف
سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لئے اور وقوف
عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے شرط نہین ہے لیکن اولے ہے اور طواف
کے لئے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنیکے بات کرنی مکروہ ہے
اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بہتر ہے
واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے
اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑھتا ہے اوسمین بیان ہوتا ہے احکام حج
کا مانند نکلنے کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح
اور طواف اور رہنے کی منا مین وغیرہ ذلک اوسکے کہ بہتر ہے اور اسیطرح
روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کے خطبہ مین بیان
ہوتے ہین اونکو بھی سنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھوین ذالحجہ کو احرام حج کا باندھ
بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوے اور اگر ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہین

اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑھکر طرف عرفات کے
جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منا مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے
تو بھی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے اور عرفات مین جسجگہ کہ چاہے اوترے
تو اترے لیکن عرنہ کے اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن
بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہے
بدون اوس کے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام
کے نماز ظہر اور عصر کے جمع کرے اور استغفار اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور
ثنا اور درود سا تھہ عاجزی اور ذلیل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت
مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان
راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑھتا رہے اور
مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہین رہے
کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن
اور ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور بیجرد ہونے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے
اور پھر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوا بطن وادی محسر کے بلکہ جب
اوس وادی مے گذرے تو جلد تر گذرے اور پھر فجر کے وقوف کرے روشنی

ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہوا اور
وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے
تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتروادے
بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت
سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہے تو بعد طواف الزیارت کے سعی کرے
جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کتروادے اور بین
لواوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال
ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کے
حلال ہو دینگی اور بعد طواف الزیارت کے منا مین آنکر رات کو رہے پھر ایام منا مین
دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور رات کو منا مین رہے اور دوسرے
دن بخر کی یعنی گیارہوین کو تینون جمرات یعنی منار و نیز رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل
مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ اولی کہتے ہین اوسپر سات سنگریزے
مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین
اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے
کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات

سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرھوین کو اگر وہان رہے تو اوسپر رمی تینون
جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا
گیارھوین بارھوین تیرھوین مین بعد زوال کے ہے لیکن تیرھوین کو اگر پہلے زوال
سے اور بعد طلوع صبح صادق کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ یہ تینون بعد زوال کے
ہے اور گیارھوین اور بارھوین مین پہلے زوال سے رمی کرنی جائز نہین اور مستحب یہ
کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے
سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکے
اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ
نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے پیادہ
کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار دونون
یکسان ہے اور مستحب یہ کہ جمرہ کے نالہ مین کھڑے ہو کر طرف بلندی کے رمی کرے اور اوسوقت
منا دائین ہاتھ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے منارہ کے
دور پڑین تو درست نہین منارہ پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے دائین ہاتھ سے
پھینکے اور ہر سنگریزے علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب کے سب ڈالدے
جائز نہین اگر ڈالے گا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاوے گا اور بعد ان افعال کے

وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہیر کر مکے مین طواف الصدر کے لئے
جاوے اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہیرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے
یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار
نظر کعبہ کیطرف کرتا رہے اور وہ پانی سر منہ اور سر اور بدن پر بہی ملے اور بہر طرف
بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ
کو بوسہ دے اور سینہ اور منہ اپنا ملتزم سے لگا دے اور کعبہ کے پردون کو
پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اور
اذکار و اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالے سے طلب
کرے اور منہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پچہلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف
چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا
ہوتا ہے اور وقت اوسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن
کو اور ایام حج کے بہی ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف
ہے اور واجب اوسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کے
دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے ۔ اور شرائط اور سنن اور آداب اوس کے

وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کی یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا
ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہدی کا کرے یا استعمال زینت کا
کرے یا پہننے کپڑا سیا ہوا تمام روز اوسطرح کہ عادت ہے اوس کے پہننے کی
یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل
یا بال زیر ناف کے لے یا گردنکے یا ترشواوے ناخن دونو ہاتھونکے یا دونون
پانون کے یا ایک ہاتھ یا ایک پانون کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت
جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے
یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز
اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے
بوسیکا یا چھوئے اوسکو ساتھ شہوۃ کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو
ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح
سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب
ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کا ایک عضو سے کم یا ڈھانکے یا پہنے کپڑا سیا ہوا
کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا

پانچ ترش دادے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر سے رہ کر
یا ترک کرے رمی ایک منار یکے تینون منارون مین سے تو ہر دن نحر کے یا غیر ایام
سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع
گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے
کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہے کہ
ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح بکرے کرے یا چھ مسکینونکو تین صاع گیہون
دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم
شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم
آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھ ملانے کے دو عادلون کے بسبب قیمت اوس جگہ
کے کہ شکار کیا ہے یا بسبب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہے اوس سے اگر موضع
شکار مین نہو اوسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اوسکے ہدی
اگر آسکے اوس مین پس ذبح کرے اوس کو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اوسکا
غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون
تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلی ان کے
ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بھولکر کرنیوالا

اور عالم اور جاہل اور رغبت کرنیوالا اور بیرغبت کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی
بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار
اور میوہ خوشبودار کیسی محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے
جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اوس صورت
مین ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین پر سے
پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے
کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع
گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے کے لئے ڈالا اور نیت جوؤنکے مرنیکے نہو
اور وہ مرین تو اوسپر کچھ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوے مسائل حج کے اب
لکھی جاتی ہین دعائین حج کی ..... پڑہے وقت احرام کے لبیک
اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک
لک اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک الٰہ الحق لبیک
اور پڑہے بعد احرام کے اللھم انی اسالک رضاک والجنۃ واعوذ بک
من غضبک والنار اللھم احرم شعری وبشری ودمی ولحمی علی النار

وَالطِّيبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ اَللّٰهُمَّ
اَعِنِّي عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ بِهَا عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي
مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ
شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد حرام کے اَللّٰهُمَّ
اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ شَعْرِي وَدَمِي وَعِظَامِي عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ
اٰمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جب دیکھے کعبہ کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي
بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑھے
وقت دیکھنے بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا
وَبِرًّا وَمَهَابَةً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اَعُوذُ بِاللّٰهِ
الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور پڑھے جب قریب
ہو حجر اسود سے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اللھم ایمانا
بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ
کے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن
امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک رکن عراقی کے
پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق
والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل والمال
والولد اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللھم اظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا عرشک اللھم اسقنی بکاس من محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شربۃ لا اظمأ بعدھا ابدا۔ اور پڑھے نزدیک رکن شامی
کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وعملا
لن تبور واخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز یا غفور رب
اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم۔ اور پڑھے
نزدیک رکن یمانی کے اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا اٰخر آیت تک اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا
رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں ہی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے
يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَنْزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ اِلٰهِيْ وَقَفْتُ
بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعُتْبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ
حَرِّمْ شَعْرِيْ وَجِلْدِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنْ سُجُوْدٍ
غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ اَعْتِقْ رَقَبَتَنَا وَرَقَبَاتِ
اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور پڑھے دو رکعتیں طواف کی
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ